



# لسان العجم

حصہ دوم

مجموعہ انتخابات علمی، ادبی، اخلاقی و تاریخی،

نشر و نظم

رقم زدہ ادب و شعراے دورہ حالیہ ایران

مؤلفہ و مرتبہ

سیرین علی مصنف "فارسی آموز" وغیرہ

برائے استفادہ طالبان فارسی جدید

قیمت . . . . . فی جلد

۲۴۸۱



# فهرست مضامین

## باب اول

### نشر

صفحه	اسم ادیب	عنوان
۳	.. ح-ب طباطبائی ..	در عوالم لائقناهی ..
۱۵	.. سید محمد علی جمال زاده ..	{ شیخ جعفر علاج چطور مرد سیاسی شد
۵۲	.. سید حسن طبسی ..	علوم و خرافات
۶۵	.. " " " " ..	علم نجوم
۷۹	.. ادیب الممالک ..	{ اطفال خیر طبیعی و مکاتب معاون در المان
۸۹	.. بیجی دولت آبادی ..	دوره زندگانی ..

## باب دوم

### نظم

صفحه	اسم شاعر	عنوان
۱۲۳	.. د- طهرانی ..	ماه ..

صفحه	اسم شاعر	عنوان
۱۲۵	.. مرزا حیدر علی کمال ..	عذر تعصیرات ..
۱۲۸	.. آقے ریحان ..	جعفر خان از فرنگ برگشته ..
۱۳۲	.. حاجی مرزا حبیب ..	پند سود مند ..
۱۳۴	.. او ایب الممالک ..	تیریک تاسیس مجلس ملی ..
۱۳۸	.. آقے بہار ..	گل پیش رس ..
۱۴۲	.. شیخ ہادی برجندی ..	ابن چراو آن چرا ..
۱۴۳	.. " " ..	ابن حبیب و آن حبیب ..
۱۴۵	.. ابوالقاسم الحسینی ..	خوشبخت زارع ..
۱۴۷	.. مرزا حبیب اللہ ..	مرد دیندار کیست ..
۱۴۹	.. حسن سبزواری ..	رشتہ گہر ..
۱۵۲	.. مرزا حبیب ..	غزل .. دیگر ..
۱۵۵	.. فرخی طهرانی ..	غزلیات ..

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# باب اول

## نثر

### در عوالم لامتناہی

خوب است اجازه و ہمید زمین خود را کہ  
یکے از کراتِ دوار و دارائے بیشتر از ده حرکت  
مختلف است، نزل کرده، بسرعت سیر  
نور کہ در ہر ثانیہ پیش از ہفتاد و پنج ہزار

لے (دارائے) دارندہ، رکھنے والا + لے (سرعت سیر نور)

روشنی کی رفتار کی تیزی کے ساتھ +

فرسخ سیر مے کند، بہ طرف عالم علوی ستارگان  
 مسافت اختیار کینم۔ حرکت شروع شد !  
 دو ثانیہ بیش نگزشتہ است۔ کہ بہ محیط کرۂ ماہ  
 رسیدہ دہانہ ہائے آتش فشان کوہ ہالین را با  
 درہ ہاسے عمیق خشک، دیدن مے کینم !  
 بہ رسیدن در کرۂ ماہ، نظر ما بہ طرف زمین  
 مسکن طبعی و اداسے خود، متوجہ شدہ، با  
 تعجب مے بینیم کہ کرۂ بہ آں عظمت و  
 قشنگی بیش از یک کلمہ سفیدے در فضا  
 بے انتہائے عالم نیست \*

دیر نمی گذرد کہ کرۂ زہرہ نزدیک شدہ  
 توجہ مارا، بہ جہت شبابہت زیادش بہ مسکن  
 اصلی خود زمین، جلب مے کند۔ ازاں ہم  
 بہ سرعت برق در گزشتہ داخل در عالم  
 با عظمت خورشید، کہ پہلے از موحش و  
 غیب ترین کرات است، شدہ از نزدیکی

لے دیدن مے کینم، ملاقات یا ملاحظہ کرتے ہیں \*

لے (قشنگ) عمدہ، خوش نما \*

لے (کلمہ) دُرخ، دھبا \*

اُوہم ، بہ تندئی ہر چہ تمام تر ، عبور کردہ  
 بہ محیطِ مریخ داخل مے شویم - در مقابل  
 چشم ما ، کزہ قشکِ مریخ ، یا دریا ہاے  
 صاف و زلالش ، خلیج ہا ، سواحل و رود خانہ  
 ہاے پُر آبش ، خود نمایاں کردہ ، شہر ہاے  
 غریب و عجیب با ساکنینِ سریعُ العمل و  
 کارکن آں ، نظرِ وقتِ ما را بخود معطوف  
 داشتہ ، چوں اندک توقفے جایز نیست ،  
 بہ تجلہ اداں در گذشتہ بہ ہیولائے با عظمت  
 مشتری نزدیک مے شویم - روزان و  
 شبان این کزہ بہ سرعت گذشتہ ، کوہ ہاے  
 آتش نشان آں ہمارہ مشغول طوفان ہاے  
 شدید سطح پر ہیمانش ، قیامت دیگرے را  
 در نظر ہا مجسم مے کند !

در آب ہاے بے انتہاے وسیع آں  
 حیواناتِ غریب و عجیب زندگانی کردہ ،

لے ( بہ تندئی ہر چہ تمام تر ) نہایت تیزی سے \*  
 لے ( رود خانہ ) دریا \* لے ( ساکنینِ سریعُ العمل )  
 جلد جلد کام کرنے والے باشندے \* لے ( وقت ) فوراً \* لے ( ہیولاء جسم )



ہر چہ از انسان بیشتر جستجو می کنیم کمر  
 اثرے ازاں می بینیم! از حرکت باز نہ ایستیم  
 و پرواز خود را ادامه دهیم۔ از دور ہیولائے  
 موحشہ بہ نظر می رسد و مثل این است کہ  
 عالم دیگرے مانند مشتری در عظمت و سرعت  
 سیر، کہ حلقہ ہائے متعدّدے از نور و  
 حرارت، دور آں احاطہ کردہ است، ہما  
 نزدیک می شود! آریے این سکرّہ زحل  
 است کہ برائے رفاقت خود، ہشت عالم  
 کوچک تر از خود را، کہ بہ دور او دائماً  
 در حرکت اند، ہمراہ داشتہ، سالیان متمادی  
 با آنها بسر بردہ است! از زحل ہم بگذریم،  
 و پرواز خود را مداومت دہیم۔ او را  
 لوس و پندتون، آخرین سکرّہ ہستند کہ در عرض  
 راہ ما واقع شدہ و داخل در عالم شمس ہستند

لے (از حرکت باز نہ ایستیم) ہمیں اپنی رفتار نہ روکنی چاہئے۔ لے (ادامہ  
 دہیم) جاری رکھیں۔ لے (سرعت سیر) رفتار کی تیزی  
 لے (آریے) ہاں۔ لے (در عرض راہ ما) ہمارے راستے کے درمیان میں  
 لے (داخل در عالم شمس ہستند) نظام شمس میں شامل ہیں۔

کڑھ آخری منجائو از یک بلیارو فرسخ از  
 کڑھ محضّر ما زمین، کہ مدت ہا است آں  
 را از نظر محو کردیم، دور است! باز ہم  
 پرواز سنیم! پس از خروج از این عالم  
 (عالم شمس) تنہا چیزے کہ نظر ما را  
 جلب ے کند، ہماں حرکت کند و بے  
 روح ستارہ ہاے دُنالہ دار است، کہ  
 با کمال پردہ گئی رنگ و پریشانی گیسو،  
 در عوالم بالا، مانند گمرہاں، مشغول سیرد  
 حرکت اند۔ وے در تمام این مدت خورشید،  
 با نہایت درخشندگی و عظمت در وسط آسمان  
 بخود نمای اشتغال داشتہ، ہنوز نتوانستہ ایم  
 خود را از محیط آں خارج سنیم۔ از ابتداء  
 حرکت ما تا حال، یعنی از موقع ترک  
 کہ دین کڑھ زمین تا ورود بہ کڑھ نیپتون،  
 کہ بہ سرعت ہفتاد و پنج ہزار فرسخ در

لے (بلیارو) مساوی ہے ایک ہزار بلین کے (یعنی ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰)  
 فرسخ =  $۳\frac{1}{۲}$  میل کے ۲ لے (حرکت کند بے روح) سست اور سید ہڈی  
 حرکت ۲ لے (ستارہ ہاے دُنالہ دار) دُمدار ستارے ۴

ہر ثانیہ سیر کر دیم، چار ساعت سے گزرو۔  
 ساعات پے در پے در گزر است، روز ہا،  
 ہفتہ ہا، بلکہ ماہ ہا گزشت کہ یہ ہماں سرعت  
 عجیب خود در فضاے لایتناہی مشغول سیر  
 بودہ، در عرض این مدت، چیزے کہ  
 قابل وقت و ملاحظہ باشد، جز چندیں ذوذائب  
 و شہاب ہائے متعدد و قطعات کوچک یا  
 بزرگ کرویائی کہ در نتیجہ تضادم شاں یا  
 ہم دیگر خورد شدہ اند، دیدہ نشدہ، تمام  
 این مدت طولانی را در فضاے خالی مطلق  
 کہ فقط از یک پردہ ابر بسیار رفیق پر شدہ  
 است، مشغول حرکت بودیم۔ مہنوز ہم  
 باید پردازد کہینم۔ شاید بجای رسیدہ  
 از رنج راہ بیاسایم۔ پس از گذشتن مدت

لے (لایتناہی) جس کی انتہاء ہو +

لے (ذوذائب) دُمدار ستارے۔ (شہاب) ٹوٹنے والا

ستارہ + لے (تضادم) ٹکڑ +

لے (خورد شدہ اند) ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں +

لے (از رنج راہ بیاسایم) سفر کا تکان آتاہیں +

سہ سال و سیش ماہ ، تازہ بہ اولین  
 خورشید کہ نزدیک ترین ثوابت بہ کُرۂ  
 تاچیز ما ، و بارہا بیش از خورشید خود مان  
 دارای نور و حرارت است ، رسیدہ ، از ان  
 ہم بہ سرعت در گذشتہ ، چوں اندک توقف  
 جایز نیست ، بہ ہماں سرعت ثانیہ ہفتاد  
 و پنج ہزار فرسخ ، مسافت خود را ادامہ  
 مے دہیم ۔ آری ، تعجب خواہید کرد اگر  
 بگوئیم کہ ہزار سال از روز حرکت ماگذشتہ ،  
 و در این مدت ، کُرّات عظیمہ و خورشید  
 ماے متنوعی کہ در معرض راہ واقع شدہ  
 بودند ، دیدن کردیم ! تمام این ثوابت نہ تنہا  
 کالون روح و حیات و دارای نور و حرارت  
 باے ذاتی ہستند ، بلکہ حاوی ساکنین  
 مخصوص و شناختہ نشدنی بودہ ، ہر کدام  
 بشخصہ دارای توانع و متعلقات ہستند کہ

لہ (تازہ) پہلے پہل + لہ (ثوابت) گذر حرکت ستارے + لہ (بارہا بیش)  
 کئی گنا زیادہ + لہ (خودمان) ہمارا اپنا + لہ (متنوعی) کئی قسم کے +  
 لہ (در عرض راہ) راستے میں + لہ (دیدن کردیم) سمجھ دیکھے + لہ (کالون)  
 یعنی + لہ (حاوی ساکنین مخصوص) خاص قسم کے باشندے رکھنے والے +

عالمِ فحشیٰ میں عظمتِ ما درِ قبالِ اینہا از  
کوچک ترین ذرہ ہم کو چک تر و از  
حقیر ترین موجودی ہم تا چیز تر است !  
بہ مخلوقاتِ آں عوالم باید درود فرستادہ  
کار ہائے تاملیّی آنہا را تحسین سنیم -  
باید از افکار ، حرکات ، اخلاق و سائر عاداتِ  
شان مستبوق شدہ ، تفاوتِ آنہا را از ہمہ  
جہت با خود بہ سنجیم - آیا بین ساکنینِ آں  
محبطِ پاک و بے آلائش ، جنگ و ستیزے  
نامند سگڑہ زمین موجود است ؟ آیا اخلاقِ آنہا  
مانند ساکنینِ عالمِ خاک ، فاسد و پست  
است ؟

ہزار سال دیگر گذشت کہ یہ خطِ مستقیم  
و بدون اندک توقف و ایستی ، در فضلے

لہ (در قبالِ اینہا) انکے مقابلے میں + لہ (کوچک) چھوٹا +  
لہ (موجودی) ہستی + لہ (درود فرستادہ) سلامتی کی دعا  
کر کے + لہ (مستبوق شدہ) اطلاع پاکر +  
لہ (تفاوت) ... بہ سنجیم (انکاد اور اپنا فرق ہر حیثیت میں  
باجچین + لہ (عالمِ خاک) زمین + لہ (ایستی) توقف +

لایتنہائی مشغول پرواز ہوئے اند ہزاروں ہزاروں  
شمس درخشاں عبور کردہ بالآخر وارد محیط  
بے انتہا و عظیم کمکشاں ، کہ عبارت از  
بلیارد ہا ستارہٴ مجتمع است ، شدہ ، ازاں ہم  
گذشتہ ، خود را در محیط بے انتہائے فضا  
خالی انداختہ ، بہ ہماں سرعتِ مقہود خود مان  
سیر مے کنیم۔ متعجب نباشیم اگر در مقابل  
نظر ما ستارگان مانند باران مشغول باریدن  
شوند ، چرا کہ موقعیت ما ، در بین ایں گروہ  
ثوابت ، مانند پشہ ضعیفہ است کہ بین  
قطعاتِ درشتِ تگرگ ہماری واقع شدہ ،  
راہ قرار نہ داشتہ باشد ، چہ قدر خوب بود اگر  
مے توانستیم در موقع تولید و فنا ایں  
کرات حضور داشتہ باشیم ! ایں منظر موحش ،

لے (موقعیت ما) ہماری موجودگی +

لے (قطعاتِ درشتِ تگرگ ہماری) ہماری ادوں

کے بڑے بڑے ٹکڑے +

لے (تولید و فنا) پیدا اور فنا ہونا +

لے (حضور داشتہ باشیم) ہم موجود ہوں +

در عین حال دلکش، مارا نباید از رفتار  
خود، باز داشته، در حرکت خود غفلت کنیم  
منور ہم پرواز کنیم و بالا برویم ! ہزار سال  
دہ ہزار سال، و بالآخرہ صد ہزار سال دیگر  
گذشت کہ با ہماں سرعت مافوق تصور بہ طرف  
بالا، (بالے غالی) بدون اندک سستی و  
بدون مختصر وقایہ تردد بدون ثانیۂ توقف بہ خط  
مستقیم سیر کردیم ! حال ہم فرض کنیم یک  
ملیون سال، بلکہ ملیون ہا قرن دیگر، حرکت  
عکس خود را مداومت دہیم، آیا بہ انتہای  
ایں عالم مرئی خواہیم رسید ؟ انوس کہ بہ ہزاروں  
ہزار مسافت دور تر و ضعیف العبور تر از  
اقلی برے خواہیم خورد کہ در سینہ آں، خورشید  
ہاے رشتان و ستارہ ہاے بزرگ جاے دارند  
و مارا بہ طرف خود دعوت مے کنند و بہ ثانوی  
و عجز بشر مے خندند۔ بلبارد ہا موجودات تازہ

۱۔ (ما فوق تصور) تصور سے بالاتر + ۲۔ (ضعف العبور) ناقابل گذر + ۳۔ (برخوردن) ملا، ملاقات کرنا دیکھنا +

۴۔ (دعوت مے کنند) متوجہ کرتے ہیں +

و کرویات عظیمہ ، در این فضاے بے انتہا  
 مشغول خود نمای هستند کہ عقل کلیہ مخلوقات  
 از ادراک کوچک تر و سهل تر بن برترے از  
 اسرارِ خلقتِ آنها، عاجز بوده - هرچه بالا برویم  
 بہ عوالم تازه و بہ موجوداتِ بے حد و حصر  
 دیگرے پرے خوریم - عجب تماشا یست !  
 آیا ہرگز انتہائے برائے این عوالم خواہیم  
 دید ؟ آیا ہیچ وقت بہ اُفقِ مسدود و محدود  
 بر خواہیم خورد ؟ آیا ہیچ سقف و آسمان کہ  
 مانع از حرکت ما باشد مشاہدہ خواہیم کرد ؟  
 ہمیشہ ہمیں قصہ و ہمیں ہوا است ! پس  
 خوب است بہ بینیم آیا کجا ہستیم ؟ آیا در  
 تمام مدت این ملیون ہا سال ، با این حرکت ما  
 فوقِ تصورِ خود چہ قدر راہ طے کردہ ایم ؟  
 آری تازہ داخل در دہلیزِ فضاے لایتناہی  
 شدہ ، جلوہ و مدِ نظر ما فضاے باز است کہ

لے (خلقت) پیدایش + لے (ہرگز) کبھی  
 لے (تازہ) ابھی + لے (چلو) سامنے - آئے +  
 لے (فضائے باز است) کبھی فضاے +



تنہا تعریف آں این است کہ انتہا ندارد!!  
 باید تصدیق کرد کہ تا حال یک قدم ہم  
 برداشته ایم! در این مدت ما ہمارہ در ہماں  
 نقطۂ اولیہ بودہ و خواہیم بود! ہمہ جا مرکز بودہ  
 بیچ جا محیط نیست! چلوئے ما فضاے باز  
 است کہ مطالع آں ہنوز شروع شدہ است۔  
 آیا تا حال بہ بیچ یک از سادہ ترین آسرا  
 خلقت الہی پہ بردہ ایم؟ متاسفانہ باید  
 اذعان کرد کہ بیچ و فقط بیچ چیز ازاں را  
 نہ فہمیدہ ایم! اگر بالفرض الی اللہ زندہ ہمایم  
 و ہمیں سیر خود را ادامہ دہیم، بہ تماشاے  
 انتہا نایل و موفق شدہ، اگر از یکے از نقاط  
 متصورہ پٹہ پائیں پرت شویم، تا ابد و  
 ہمیشہ سقوط خواہیم کرد، بدون اینکہ بہ عمیق

لے (بیچ جا محیط نیست) کہیں بھی کنارہ نہیں ہے + لے (چلوے ما)  
 ہمارے سامنے + لے (باید اذعان کرد) تسلیم کرنا چاہئے + لے (لے اللہ)  
 ہمیشہ تک۔ ابد آ باد تک + لے (بہ تماشاے انتہا نایل و موفق شدہ)  
 انتہا کو دیکھنے میں کامیاب نہ ہو کر + لے (بہ پائیں پرت شویم) نیچے کی طرف  
 گریں + لے (سقوط خواہیم کرد) نیچے کو گرتے جائیں گے +

ایں گودال بے انتہا بر خوریم ! نہ از طرف  
راست نہ از طرف چپ ، نہ از بالا و نہ  
از پائیں ، نہ از شمال نہ از جنوب ، نہ از  
مشرق نہ از مغرب ، و بالآخر از ہر طرف  
بہ انتہا نخواستیم رسید ، و فقط و فقط لایتنہای  
با تمام معانی خود در مقابل ما عرض و  
وجود مے کند \*

خ - ب - طباطبائی

## شیخ جعفر حلاج چہ طور مرد سیاسی شد

مے خواہید بدانید من چہ طور مرد سیاسی  
شدم ؟ بشنوید ، برائے تان نقل کنم -  
لے (گودال) گرائی \* لے (عرض و وجود مے کند) سامنے  
موجود رہتا ہے \* لے (حلاج) دُصیا \*  
لے (پرے تان نقل کنم) تمہارے واسطے بیان کرتا ہوں \*

چہار سال پیش مردے بودم حلاج و کارم  
 پنبہ زنی بود، روزے مے شد، دو ہزار،  
 روزے مے شد، یک تومان، درمے آوردم  
 و شام کہ مے شد، نان و گوشت بخانہ  
 مے بردم۔ اما زین تاقص العقل ہر شب  
 بنائے سرزنش را گذاشتہ مے گفت :-  
 ہے برو، زہ۔ زہ۔ زہ، سر پا بنشیں، پنبہ  
 بزنی و شب بخانہ برگرد، در صورتے کہ  
 ہمسایہ مان، حاج علی کہ یک سال پیش مثل  
 ما تلاش بود، کم کم داخل آدم شدہ و برو

لے (پنبہ زنی) روئی دھکنے + لے (ہزار) یعنی قرآن جو ہزار  
 دینار کے مساوی تصور کیا جاتا ہے، ایک قرآن چھنی کے  
 برابر اور قریباً اسی قیمت کا نفی سکتے ہے + لے (تومان) دس  
 قرآن مساوی ہیں ایک تومان کے، تومان بابت خود کوئی سکتے نہیں +  
 لے (درمے آوردم) کمالات تھا، نکال لانا تھا + لے (ہے برو) ہے  
 تو از ظاہر کہتا ہے یعنی ہر روز جا جا کر + لے (زہ۔ زہ۔ زہ)  
 روئی دھکنے کی آواز + لے (سر پا بنشیں) پاؤں کے بل بیٹھ کر +  
 لے (ہمسایہ مان) ہمارا ہمسایہ + لے (حاج علی) - اختصاراً حاجی کو حاج  
 کہتے ہیں + لے (کم کم داخل آدم شدہ) رفتہ رفتہ انسانوں میں شمار ہونے  
 لگا ہے + لے (برو دیباے پیدا کردہ) لوگوں کے ساتھ آمد و رفت کرنے لگا ہے +

و بیائے پیدا کردہ ، و زنتش مے گوید کہ ہمیں  
روز ہا ہم دیکھیلے " مجلس " مے شود ، باما ہے  
صد تومان و ہزار احترام ، اما تو ، تا لرب  
لحد ، باید روز پینہ بزنی و شام با نان و  
گوشت بخانہ برگردی \*

بے زخم حق داشت مرا ملامت کند -  
حاج علی بے سروپا ، از بس سگ دوی  
کردہ بود براے خود آدمے شدہ بود ، اسمش  
را توئے روز نامہ ہا نوشتند و مے گفتند  
مرد سیاسی و دموکراتی شدہ و عمّا قریبے با  
پادشاہ و وزیر نشست و برخاست خواہد  
کرد \*

خودم ہم ، راستیش این است ، از این زہ  
زہ سیر شدہ بودم ، یک شب دیگر ، زہ

۱۔ (دیکھیل مجلس مے شود) پارلیمنٹ کا نمبر بن جائے گا \*  
۲۔ (سگ دوی کردہ بود) کتے کی طرح مارا مارا پھرتا رہا تھا \*  
۳۔ (دموکرات) انگریزی) لفظ ہے یعنی جمہوریت خواہ \*  
۴۔ (عمّا قریب) عنقریب \* ۵۔ (راستیش این است) حقیقت یہ ہے \*  
۶۔ (زہ بے چشم و روی) میری بے لحاظ عورت \*

بے چشم و رویم، سرزنش را پہ مٹکی رسایند۔  
 با خود قرار گذاشتم کہ کم از علّاجی کنارہ گرفتہ  
 در ہماں خط ”حاج علی“ بیفتم۔ از قضا  
 بخت مان ہم زد، و خدا خودش، کار را،  
 ہماں طور کہ مے خواستم، راست آورد۔  
 مے داتم چہ اتفاقی افتاد کہ تو مے بازار ہا  
 ہتیا ہوئے افتاد کہ دکان ہا را بہ بندید و  
 در ”مجلس“ اجتماع کنید۔ ما ہم مثل خیرہ  
 و اماندہ کہ معطل ہئش باشند، مثل برق  
 دکان را درو تخته کردیم و افتادیم تو مے  
 بازار ہا و بنا مے داد و زیاد مے گذاشتیم کہ

لے (بہ مٹکی رسایند) مے سے گزار دیا + لے (علّاجی) دُشینی کا پیشہ +  
 لے (در ہماں خط حاج علی) حاجی علی کے طریقے پر +  
 لے (از قضا بخت مان ہم زد) اتفاق سے میرا نصیب چمکا +  
 لے (تو مے بازار ہا) بازاروں کے بیچ میں +  
 لے (ہتیا ہوئے) شور و شر + لے (مثل خیرہ اماندہ) تھکے ہوئے  
 گدے کی طرح + لے (کہ معطل ہئش باشند) جو ”ہئش“  
 کا منتظر ہو۔ گدے کو پلانے کے واسطے ہئش ہئش کی  
 آواز دیتے ہیں + لے (درو تخته کردن) دروازے بند کرنا +  
 لے (بنا مے داد و زیاد مے گذاشتیم) شور و غل کرنا شروع کیا +

اں سرش پیدا نمود - پیش ازین دیدہ بودیم  
 کہ در این جور موقع ہا چہ ہا مے گفتند و  
 من ہم بناے گفتن را گذاشتم و فریاد ہا  
 مے ردم کہ دیگر بیجا و تماشا کن ، مے گفتہ :-  
 اے باخیرت ایرانی ، وطن از دست رفت ،  
 تاسے خاک توتسری ، اتحاد ، اتفاق ، برادری ،  
 بیایید آخر کار را یکسرہ کینم ، یا مے میریم و  
 اسم با شرفے باقی مے گذاریم ، و یا مے مانیم  
 و ازین دولت و نجات مے رہیم ، یا اللہ  
 غیرت یا یا اللہ رحمت ! یکے گفت : دکان ہا  
 بستہ باشد تا بکار ہاے مان رسیدگی شود -  
 دیگرے گفت :- یا زار و امکنید تا در مجلس  
 استبداد را از سر مان دور کند - بمن راستی

۱۔ اں سرش پیدا نمود جس کا سچہ اندازہ یا انجام معلوم نہ تھا +  
 ۲۔ در این جور موقع ہا چہ ہا مے گفتند ( ایسے موقعوں پر کیا کہتے ہیں +  
 ۳۔ ( بیا و تماشا کن ) محاورہ ہے یعنی دیکھنے کے لائق تھا + ۴۔ ( تاسے خاک  
 توتسری ) محاورہ ہے یعنی کب تک خاک اڑاتے پھریں گے + ۵۔ ( کار را یکسرہ  
 کینم ) یعنی کام کو یا ادھر کریں یا ادھر + ۶۔ ( رسیدگی ) درستی ، انصاف  
 ۷۔ ( از سر مان ) ہمارے سروں سے + ۸۔ ( راستی راستی ) سچ پر چھٹے تو +

راستی مطلب مشتبہ شدہ بود کہ گویا ہمہ لے اینہا  
 نتیجہ داد و فریاد من است ، ہمتم افزود و  
 حرفت ہائے گفتے سے زدم کہ بعد ہا خودم را  
 ہم بہ تعجب آورد - مخصوصاً وقتے عفتقم کہ  
 شاہ ہم اگر کمک نکند از تحت پائینش سے  
 کشیم ، اثرے مخصوصے کرد \*

اول از گوشہ و کنار دوست و آشنا ہا  
 پیش آمدند و گفتند :- شیخ جعفر خدا مددگارت  
 باد ، مگر عقل از سرت پریدہ ، ہدیان سے  
 بانی ، آدم علاج را بایں فضولی ہا چہ کار ؟  
 بروئے بدہ عقلت را عوض کنند - ولے این  
 حرف ہا تو گوئی شیخ جعفر نے رفت ، و  
 در حُب وطن کار را از این ہا گذرانیدہ ،

لے (ہمہ اینہا) یہ سب کچھ \*

لے (حرفت ہائے گفتے سے زدم) میں بڑی بڑی باتیں کرتا تھا \*

لے (از گوشہ و کنار) ادھر ادھر سے \*

لے (ہدیان سے) فضول بکتا ہے \*

لے (عقلت را عوض کنند) تیرا دماغ بدل دیں یعنی جا کے عقل کے

ناخن لے \* لے (تو) اندر \*

جے صدا را بلند کردہ غلغلہ درمیان بازار ہا  
 مے انداختم و صدایم رُوئے صدائے بستنی  
 فروش را مے گرفت۔ کم کم بیکار ہا دور دور  
 ما افتادند و ما، خود مان را، صاحب ہشتم  
 و سپاہ دیدیم و مثل شتر مست راہ "مجلس"  
 را پیش گرفتیم، و جمعیت مان ہم زیادہ تر شدہ  
 مے رفت و ہمیں کہ جلوے درپے "مجلس"  
 رسیدیم ہزار نفری شدہ بودیم۔ دہم "مجلس"  
 فراؤل جلوے، گرفت کہ داخل نشویم۔  
 خواستیم بہ ٹوپ و تشر از میدان درش کینم،  
 دیدم آدم کہنہ کار است و ترک ہم بود،  
 و زبان نافہم، و قطار فشنک دور کر۔ این  
 بود کہ رُو بہ جمعیت کردہ ہشتم :- مروج !

۱۔ (جے) متواتر + ۲۔ (دوے صدائے بستنی فروش را مے گرفت) نقلی فروش  
 کی آواز کو دبا دیتی تھی + ۳۔ (جلوے درپے مجلس) پارلیمنٹ کے  
 دروازے کے سامنے + ۴۔ (دوم مجلس) پارلیمنٹ کے سامنے + ۵۔ (فراؤل)  
 پہرہ دار + ۶۔ (جلو گرفتار) روکنا + ۷۔ (بہ ٹوپ و تشر) دھماکا ڈرا کر +  
 ۸۔ (از میدان درش کینم) اُس کو مرعوب کرنا +  
 ۹۔ (زبان نافہم) بولی نہ سمجھتا تھا +  
 ۱۰۔ (قطار فشنک) کار ٹوسوں کی حمایت +



احترام قانون لازم است ، وے یک نفر باید  
 داؤ طلب شدہ بہ عرض وکلا برساند کہ فلانی  
 با صد ہزار جمعیت آمدہ داد خواہی مے کند  
 وے گوید :- امروز روزے است کہ وکلے  
 ملت شجاع و شجیب ایران باید تکلیف خود  
 را ادا کنند و الا ملت حاضر است جان خود  
 را فدا کند و مسئلہ غنہ شوم کہ جلوے  
 ملت را بتوانم بگیرم ۔ فوراً جوائے کہ گویا  
 از پیش خدمت ہائے ” مجلس “ بود ، آمد و گفت :-  
 پیغام را مے رسانم ۔ و داخل ” مجلس “ شد ۔  
 چند دقیقہ مکذشت کہ از داخل ” مجلس “ آمدند  
 و جناب آقا شیخ جعفر را احضار کردند ۔  
 ماہم ، بادے در آستین انداختہ ، داخل شدیم ۔

لے ( داؤ طلب شدہ ) اپنی رضا و رغبت سے ۛ لے ( بہ عرض وکلا برسانا )  
 ممبران پارلیمنٹ کو اطلاع دے ۛ لے ( فلانی ) فلاں شخص ۛ  
 لے ( تکلیف خود را ادا کنند ) اپنا فرض ادا کریں ۛ لے ( مسئلہ غنہ  
 شوم ) میں جوابدار نہ ہوں گا ۛ لے ( جلوے ملت را بتوانم بگیرم ) کہ  
 قوم کی روک تھام کر سکوں ۛ لے ( احضار کر دند ) بلا بھیجا ۛ  
 لے ( بادے در آستین انداختہ ) بڑے فخر سے ۛ

وے پیش خود فکر کردم کہ اگر حالا از تو  
 بہ پرسند حرف چیست و مقصودت کدام  
 است ؟ چہ جوابے میدہی ؟ حتا میخواستم  
 کہ از پیش خدمت کہ پهلویم راہ می رفت  
 و راہ را نشان میداد ، بہ پرسم برادر این  
 مسئلہ امروزہ چہ قضیہ است و مطلب ہر  
 چیست و باز راہ را چرا بستہ اند ؟ وے  
 دیگر فرصت نہ شد و یک دفعہ خودم را  
 در محضر و کلا یافتہ و از دست پایگی یک  
 لنگہ گفتم از پادشہ آمد ، و یک پاکش و  
 یک پا برہنہ وارد شدم - دفعہ اولی بود کہ  
 چشمم بر چنین مجلس افتاد - فکل ہا ، خدا  
 بدہد برکت ! عمامہ ہا ہم در آن بین ویدہ  
 می شد - مرتنا سر روئے صندلی ہا نشستہ -

لے (پیش ... کردم) میں نے دلیں سوچا \* لے (حرف چیست) بات کیا ہے  
 لے (پهلویم راہ میرفت) جو میرے ساتھ ساتھ چل رہا تھا \* لے (مطلب ہر چیست)  
 جھگا کس بات پر ہے \* لے (دست پایگی) گھیرا ہٹ \* لے (یک لنگہ گفتم)  
 یعنی میری ایک جوتی \* لے (از پادشہ آمد) پاؤں سے نکل گئی \*  
 لے (فکل ہا) فکل فرانسیسی میں نکائی کو کہتے ہیں یعنی نکائی واسے وہاں بیٹھے تھے \*  
 لے (دے ... نشستہ) کرسیوں پر بیٹھے تھے \*

در جائے بلندی چند نفر گندہ کلمہ یا منتمکن  
و دوسرے نفر زیر دست آہنا، قلم بدست  
مثل مؤکلین کہ ثواب و عقاب ہر کسے را  
در نامہ اعمالش مے نویسند، کاغذ بود کہ  
ہے سیاہ میگردند۔ خلاصہ یک نفر فکلی  
سفید موی، کہ روئے صندلی ہائے ردیف  
اول نشسته بود، رو بہن کردہ گفت :-

جناب حاجی شیخ جعفر! ہیئت دولت اقدامات  
سریعہ و جہدی بہ عمل آوردہ کہ مطالب،  
چنانکہ آرزوئے ملت است، انجام یابد و  
خیلے جائے امید واری است کہ نتایج  
مطلوبہ بدست آید، از جناب عالی کہ علمدار  
حقوق ملی ہستید، خواہشمندم ملت را غاموش  
نمایند و از جانب من قول بدہید کہ آماں  
ملت، کما ہو حق بہ عمل خواہد آمد۔ بعد ازاں

یہ (گندہ کلمہ) ہونے شروع ہوا جسے یعنی بے اعتبار و معزز لوگ کہ (فکلی) کارکنائی پرش  
ملک (ردیف اول) پہلی قطار دیکھ (اقدامات سریعہ و جہدی بہ عمل آوردہ)  
کوشش سے فوری کارروائی پر عمل پیرا ہو کر دیکھ (کما ہو حق)  
جیسا کہ لازم ہے +

چند نفر دیگر ہم خیلے حرفت ہاے پیچیدہ  
 زدند و من چیزیکہ دستگیرم شدہ این بود کہ  
 بظلمتی موی سفید اقلی وزیر الوزرا بود و  
 باقی دیگر ہم سرگندہ ہا، و موکرات ہا و اعتدالی ہا  
 و دہر مار ہاے دیگر - ہمیں کہ دوبارہ از  
 در "مجلس" بیرون آدم خیال داشتیم برائے  
 جمعیت نقطہ مفصلہ بکنم و انہیں حرفت ہاے  
 کہ تازہ بہ گوشت خوردہ بود چند تنائے قالب  
 زدہ سکتہ کنم، ولے دیدم مردم بکلی متفرق  
 شدہ اند و پئے کار ہاے خود رفتہ اند۔  
 من ہم سر را پائیں انداختہ بہ طرف خانہ  
 روان شدم کہ ہرچہ زود تر خبر را بہ زخم  
 برسانم۔ در میدان فراشے را، کہ داؤطلب  
 رساندن پیغام آقا جعفر شدہ بود دیدم،

۱۔ (و من چیزیکہ دستگیرم شدہ) اور جو کچھ میں سمجھا \*

۲۔ (قالب زدہ سکتہ کنم) گھڑ کر چلا دوں \*

۳۔ (ہرچہ زود تر) جتنا جلد ہو سکے \* ۴۔ (فراش) چہرہ اسی \*

۵۔ (داؤطلب) رضاکار۔ یعنی جو شخص بلا جبر واکراہ

اپنی خوشی سے کسی کام کے کرنے پر رضامند ہو جائے \*

روئے نیمکتی قہوہ خانہ نشستہ مشغول خوردن  
 چائے است۔ گویا بکلی فراموش کردہ کہ  
 چند دقیقه پیش واسطہ این ہیئت دولت  
 و ملت بوده است۔ ماہم فکر کنان بہ طرف  
 خانہ روان بودیم و بخود مے گفتیم کہ امشب  
 اگرچہ زن و بچہ مان باید سیر گرسنہ بہ زمین  
 بگذارند و مے ماہم مرد سیاسی شدہ ایم +  
 پیش از انکہ خودم بخانہ رسیدہ باشم شرح  
 شجاعتم بہ آخا رسیدہ بود و ہنوز از در درج  
 نہ شدہ بودم کہ مادیر حسنی خندان پیش آمد  
 و ہزار اظہار مہربانی نمودہ گفت :- آفرین  
 حالا تازہ برائے خود آدمے شدی ، و بروز  
 بیچ کس نمودی ، امروز بر ضیہ شاہ و صدر  
 اعظم علم بلند مے نمائی ، مثل ببل نطق میکنی  
 مردم میگویند خود صدر اعظم و ہیئت را بوسیدہ  
 است ، مرحبا ! ہزارہ آفریں !! حالا زن حاج

لہ (نیمکت) بیچ ، صوف + مے (سیر گرسنہ بہ زمین  
 بگذارند) بھوکے سو رہیں + مے (برائے خود آدمے  
 شدی) تو بھی اسانوں میں شمار ہونے لگ گیا ہے +

علی از حسدت ہڑکد - من دیدم زخم راستی  
 راستی خیال مے کند شوہریش رستم و ستائے  
 شدہ - من ہم بادھے در آتیش انداختہ گفتیم :-  
 بلے ملکات صاچے دارد، آمارے ملت باید  
 بہ عمل آید \*

خلاصہ آنچہ از کلمات و جملہ مے عجیب  
 و غریب کہ در ”مجلس“ شنیدہ بودم اینجا  
 تحویل دادم و چنانچہ او ہم مسئلہ را مشتبہ  
 نمودم \*

فرداے صبح روز نامہ ہاے پاے تخت،  
 ہر کدام با شرح و تفصیل، گذارشات دیروزہ  
 را نوشتند و حدت و حرارت مرا حل بہ  
 بیداری ”حیانت ملت“ کردند، یک نفر  
 نمایندہ ”روزنامہ حقیقت“ بمن ”انترویو“

لے (راستی راستی) سچ سچ \* لے (بادے... گفتیم) فرستے کہا \* لے  
 (آمال... آید) قوم کی امیدیں پوری ہوتی چاہئے \* لے (تحویل دادم)  
 دہرادئے \* لے (ہواہم... نمودم) اُسے بھی اس ارکے متعلق دہوکے میں ڈال دیا  
 لے (گذارشات دیروزہ) کل کے واقعات \* لے (حدت و حرارت)  
 جوش و خروش \* لے (انترویو) انگریزی لفظ ہے انٹرویو یعنی ملاقات \*

کرد و یک چیز ہائے آب نکشیدہ از من  
 مے پرسید کہ بہ عقل من نمی رسیدہ ازاں  
 خوش مزہ تر، یک فرنگی آمد کہ عکس مرا  
 بیندازد، زخم صحتا بخش داد و در خانہ  
 را اصلاً باز نکرد۔ خلاصہ، اول علامت اینکہ  
 مرد سیاسی شدہ ام ہمیں بود کہ ہماں فردا  
 ہے روز نامہ بود کہ پشت سیر روز نامہ،  
 مثل ملحقہ کہ بہ خرمن بیفتد، بخانہ من باریدن  
 گرفت۔ دیگر لقبہ نبود کہ بمانداند، پیشوائے  
 حقیقی ملت، ”پدر وطن پرستان“ ”خدائے  
 ملک و ملت“ افسوس کہ زخم در شحت معنی  
 این را نمی فہمید و خودم ہم فہم مان از  
 زین مان زیاد تر نبود +

خلاصہ، پیش از ظہر ہماں روز ”حاجی علی“  
 بہ دیدنم آمد و گفت :- مے خواہم با شما

لے چیز ہائے آب نکشیدہ (ایسی باتیں جو کبھی سنی نہ تھیں + لے (عکس مرا  
 بیندازد) میرا فرٹے + لے (بخشش داد) اس کو گالیاں دیں +  
 لے (روز نامہ بود کہ پشت سیر روز نامہ) اخبار پر اخبار لے (درست)  
 اچھی طرح سے + لے (پہ دیدنم آمد) میری ملاقات کو آیا +

صحبتِ ستم - قلیان چاق کردم ، بہ دستش  
 دادم و گفت :- حاضر شنیدن فرمایند  
 شما ہستم - " حاج علی " پکے بہ قلیان زد  
 و ابرو ہا را بالا انداختہ گفت :- برادر ! معلوم  
 می شود ناخوشی من در تو ہم سرایت کردہ  
 و بقول مشہور ، تیرے تو ہم دارد پوسے ترمہ  
 سبزی میگیرد ، و اگرچہ ہمکار چشم دیدن  
 ہمکار ندارد ، ولے آدم عاقل باید کلمہ اش  
 باز نہ از اینہا باشد ، مقصود از درد سر  
 دادن این است کہ برادر تو اگرچہ دیروز  
 یک دفعہ راہ صد سالہ رفتی و آلاں در

لے (صحبتِ ستم) باتیں کروں گے (قلیان چاق کردم) میں  
 نے حقہ بھرا گئے پکے بہ قلیان زد (حقہ کا ایک دم لگایا +  
 لے (ناخوشی من) میری بیماری نے + لے (تیرے تو ہم دارد پوسے  
 ترمہ سبزی میگیرد) محاورہ ہے ، یعنی تجھے بھی محلوں  
 کے خواب آنے لگے ہیں + لے (ہمکار چشم دیدن ہمکار  
 را ندارد) پیشہ دراپنے ہم پیشہ کو دیکھ نہیں سکتا + لے (کلمہ اش باز  
 ترازیں ہا باشد) اُس کا حوصلہ بڑا ہونا چاہئے +  
 لے (آلاں) ابھی ، اسی وقت +



کوچہ و بازار اسمت پر سر ہمہ زبان ہا  
 است، ولے ہرچہ باشد در این راہ یکے  
 پیراہن از تو بیشتر پارہ کردہ ایم، بہتر  
 آئت کہ دست بدست ہم بدہیم و  
 در این راہ پر خطر سیاست پشت و  
 پناہ ہمہ گیر باشیم، البتہ شنیدہ کہ یکے  
 دست صدا ندارد، آن ہم مخصوصاً درکار  
 ہائے سیاسی! گمان کردی ہمیں کہ امروز  
 دست و پا زدی و با وزیر و وسیل طرف  
 شدی دیگر نانتے توئے روغن است، خیر،  
 آخری خوابی، خبر نداری کہ دیگر حریفان سیاسی  
 در کمین اند، ہمیں فردا است کہ تگرگ افترا  
 و بہتان چناں بر سرت باریدن خواہد گرفت

لے (یک پیراہن از تو بیشتر پارہ کردہ ایم) محاورہ ہے یعنی  
 میں تجھ سے زیادہ تجربہ رکھتا ہوں + لے (دست بدست ہم بدہیم)  
 آپس میں ملکر کام کریں + لے (یک دست صدا ندارد) تالی ایک ہاتھ سے  
 نہیں بجتی + لے (طرف شدی) مقابلے پر اُتر آیا ہے +  
 لے (نانتے توئے روغن است) محاورہ ہے یعنی تیری باپوں  
 گئی میں ہیں + لے (خیر) نہیں +

کہ گنتہ بن نتیجہ آں ایں مے شود کہ دن  
 بخاند ات حرام، عرفت نجس و قنلت واجب  
 مے گردود۔ "حاج علی" پس از ایں حرف ہا  
 چناں یک چکے بہ قلبیان زد کہ دود آد  
 دو لولہ دماغش با قوت تمام بیروں جہیدن  
 گذاشت۔ من اگرچہ از حرف ہایش چیزے  
 دستگیرم نہ شدہ بود و در گشت سرور نیادردہ  
 بودم، ولے "حاج علی" را مے دانستم گرگ  
 باران خوردہ و آدم با خجریہ و با تدبیرے  
 است، سگفتم :- ہرچہ فرمایش باشد، حاضر۔  
 پس پینا شد کہ من در بازار حئے المقدور سعی  
 کنم کہ "حاج علی" بیہ و کالت برسد، و او ہم  
 صاف و راست بودہ در کار ہا مے سیاسی مرا  
 رہنما باشد ۔

لے (دن بخاند ات حرام) محاورہ ہے یعنی لوگ تیرا تاک ہیں دم کرونگے  
 لے (از دو لولہ دماغش) اُس کی تاک کی دو تالیوں یعنی تھنوں میں سے  
 لے (چیزے .. نہ شدہ بود) میرے پٹے کچھ نہ پڑا تھا ۔  
 لے (دوست سرور نیادردہ بود) میں اچھی طرح نہ سمجھا ۔ (پس  
 پینا شد) تب صلاح یہ پھیری کہ ۔ لے (وہ وکالت برسد) پارلیمنٹ کا ممبر بن جائے ۔

بعد ”حاجی علی“ بعضے نصیحت ہائے آب  
 نہ کشیدہ بگوش من خواند و بہ قول خودش  
 پای مرا روئے پلئے اول نروبان سیاست  
 گذاشت۔ وقتے کہ بلند شدہ بود برود، پرسید۔  
 ”جلسہ“ آیتہ کے و سچا خواہد بود۔ کلمہ  
 ”جلسہ“ تا آں وقت بگوئیم شورودہ بود۔  
 در جواب معطل ماندم۔ ”حاج علی“ رید  
 بود، مطلب دستگیرش شد۔ گفت:۔ حق  
 داری نہ فہمی، چوں معروف است درگاہ  
 زبان درگری دارند، سیاستون ہم زبان  
 مخصوص دارند کہ کم کم تو ہم بہ آں آشنا  
 خواہی شد، مثلاً ہمیں کلمہ ”جلسہ“ یعنی  
 صحبت، و ہماں طور کہ بہ ہمدیگر میگویند  
 ہمدیگر را سے خواہیم دید، پس سیاستون

لے (آب نہ کشیدہ) جو کبھی سنی نہ نہیں لے (رؤئے پلئے اول نروبان  
 سیاست) سیاست کی سیرچی کے پہلے ڈنڈے پر لے  
 لے (بلند شدہ بود) جب کھڑا ہوا لے (در جواب معطل ماندم)  
 میں جواب دینے سے قاصر رہا لے (مطلب دستگیرش شد) وہ حقیقت کو ناگیا  
 لے (حق داری نہ فہمی) یعنی تو اس لفظ کو نہ سمجھنے میں حق بجانب ہے لے (کم کم)

میکونید دیگر کے ”جلسہ“ خواہیم داشت۔  
 پناشد ازاں بہ بعد ”حاج علی“ در ہر جلسہ  
 چند کلمہ از این زبان یاد من بدہد، و در  
 ہماں روز مکتبے از آن کلمات یاد دادم کہ  
 ایں چند تاش ہنوز ہم خاطر مہست، حریت :-  
 یعنی آزادی، مساوات :- یعنی ہمسری، کنشتی  
 تویون :- یعنی .... یعنی .... فراموش شد،  
 زندہ باد :- یعنی خدا عمرش بدہد +

”حاج علی“ کہ بیروں رفت، من ہم سروس  
 صورتے ترتیب دادم و بہ زخم گفتم :- ”جلسہ  
 دارم“ و رفتیم، سروس بہ بازار زدہ بہ بینیم،  
 دنیا در چہ حال است - از سلام سلام بقال  
 و چقال دستگیرم شد کہ صیت عظیم ما بگوش

لہ (ازاں بہ بعد) بعد ازاں + لہ (یاد من بدہد) مجھے سکھائے +  
 لہ (میلنے) بہت سے + لہ (چند تاش) چند تا ازاں - اُن میں سے  
 کئی ایک (خاطر مہست) مجھے یاد ہیں + لہ (کنشتی تویون) فرانسیسی  
 لفظ ہے یعنی کنشتی ٹیوشنل، آئینی + لہ (سروس صورتے ترتیب دادم)  
 یعنی میں اپنا منہ سروس دھا کر درست ہو گیا + لہ (سروس بہ بازار  
 زدہ بینیم) سرزدن بمعنی ملاحظہ کردن یعنی بازار جا کر پتا لگاؤں +

آہنا رسیدہ و وہ پانزدہ روزے سے تو انم نشیہ  
زندگانی کفم۔ در پیش خود خندہ کردہ گفتہ۔  
زندہ باد شیخ جعفر پنبہ زن پیشوائے ملت۔  
چند نفر دورم را گرفتند و پس ازاں کہ از  
من تعریف و تمجید کردند، ہر کدام یوایش  
پنایہ سے ظلم از یک کسے را گذاشتند۔ یکے را  
نئے دانم فلان السلطنۃ بزور از خانہ اش  
بیرون کردہ و بیکش را تصاحب نمودہ۔ یکے  
دیگرہ را یکے از علما بزور مجبور کردہ زنش را  
طلاق بداد و خودش زن را کہ دارائے آب و  
رنگے بود، بہ نکاح خود آوردہ۔ خلاصہ تا  
بہ بازار رسیدم، تمام طومار مرا فہمے ہائے شرعی

۱۔ (نشیہ زندگانی کفم) آدمی اسے کر گزارہ کروں \*  
۲۔ (در پیش خود خندہ کردم) میں اپنے دل میں مہنسا \*  
۳۔ (دورم را گرفتند) میرے گرد جمع ہو گئے \* ۴۔ (یوایش  
یوایش) آہستہ آہستہ \* ۵۔ (ظلم) شکایت \* ۶۔ (بیکش را تصاحب  
نمودہ) اس کی جائداد پر قبضہ کر لیا ہے \*  
۷۔ (دارائے آب و رنگے بود) اچھی شکل صورت رکھتی تھی \*  
۸۔ (مرا فہمے) جھگڑا، تنازع \* (شرعی و عرفی) دینی و دنیوی \*

و عربی صد سالہ شہر طهران را بگو شتم خواندند۔  
 من ہم ہے قول و وعدہ بود کہ مثل بیگ  
 خرچ میکردم، و ”خدا عمرت بدهد“ و ”دشمن  
 ہات را ذلیل کند“ تو کیسہ کردم +  
 کم کم بہ بازار رسیدہ بودم، و تا درجہ  
 برائے مرد سیاسی لازم است، رویم را  
 شیریں و بشاش و خنداں ساختہ جواب  
 سلام را مے دادم، و چون مردم مے پرسیدند۔  
 جناب شیخ! تازہ خدمت شما چیست؟ من  
 ہم، مثل اینکه میرسیم مخصوص وزارت خانہ  
 ایران بہ اطاق من وصل باشد، جواب ہائے  
 مختصر و متعاً مانند از قبیل ”خدا رحم کند“  
 ”چندان بد نیست“ ”جائے امید واریست“

لہ (دشمن ہات) دشمن ہائے تو + لہ (تو کیسہ کردم)  
 محاورہ ہے یعنی میرے پہلے پڑے + لہ (تادرچہ) جہاں تک +  
 لہ (تازہ خدمت شما چیست) تازہ خبر آپ کے پاس کیا  
 ہے۔ یعنی تازہ خبر سنائیے + لہ (میرسیم مخصوص  
 وزارت خانہ ایران بہ اطاق من وصل باشد) ایران کے  
 وزارت خانے کے تار کا سرا میرے کمرے سے ملا ہو

”حالات مساعد است“ وغیرہ مے دادم۔ حتم  
 رسیدیم جلوئے دکاتم، و معطل ماندہ بودم  
 چه بکنم۔ جبیم از آئینہ عروساں پاک تر  
 بود، و از بیچ جایک پول سیاہ سراغ  
 نداشتم۔ با خود مے گفتیم کہ دکان باز کردہ  
 شروع بہ کار خود کنم، وے پنیہ زنی منائی  
 یا شان و مقام من بود۔ در ہمیں بین  
 صدائے سلام علیکم چرتم را از ہم دراند،  
 و در مقابل خود شخصے را دیدم کہ کویا در  
 ہر عنقوش یک فقرہ کار گذاشتہ بودند،  
 مے گفت:۔ خانہ زادم، کمترین شما ہستم،  
 گردشِ حم مے شد و راست مے شد و میگفت:

۱۔ جلوئے دکاتم، اپنی دکان سامنے ۲۔ معطل ماندہ بودم) میں حیران تھا،  
 ۳۔ از آئینہ عروساں پاک تر بود) محاورہ ہے یعنی میری جیب دامنوں  
 کے بیشے سے بھی زیادہ صاف تھی یعنی پیسہ پہلے نہ تھا ۴  
 ۵۔ سراغ نداشتم) کہیں پتہ نہ تھا ۶۔ (یا شان و مقام من)  
 میری شان اور حیثیت کے خلاف ۷۔ در ہمیں بین) اتنے میں ۸  
 ۹۔ (چرتم را از ہم دراند) میری اونگھ کو اکھاڑا، یعنی میری  
 آنکھ کھول دی ۱۰۔ (فقرہ کار گذاشتہ بودند) کمائی لگائی ہوئی تھی ۱۱۔

خادم آستان شمایم۔ مدتے بے مروت فرصت  
 نداد کہ من دهن باز کنم۔ بے عقب رفت  
 و جلو آمد۔ دست ہارا بر سینہ و چشم و  
 از چشم بر سر نهاد، و خندان و سر و  
 گردن جذباں دعا بجان من و اولاد من  
 میکرد۔ من ہم بدوین آنگہ جواب بگویم پڑائے  
 راہ رفتن بہ طرف خانہ را گذاشتم۔ آن  
 شخص ہم دعا کناں پشت سر من سے آمد۔  
 تا رسیدیم مقابل دی خانہ۔ در زوم۔ در  
 باز شد و من داخل شدم۔ خیال کردم از  
 دست فراش آسودہ شدہ ام۔ ولے خیر،  
 فراش ہم داخل شد و گفت :- الحمد للہ  
 حالے تو اچھے رہے راحت دو کلمہ حرف بزنم۔  
 من دیگر احنیا از دستم رفت و فریاد زوم :-  
 آخر اے جانمن میرے کنجشک خوردہ، آخر

۱۔ (راہ رفتن) چلا ۲۔ (پشت سر من) میرے پیچھے پیچھے ۳۔  
 (در زوم) میں نے دروازہ کھٹکھٹایا ۴۔ (فراش) چہر اسی  
 ۵۔ (میرا راحت) آرام سے ۶۔ (فریاد زوم) میں چلایا ۷۔  
 (میرے کنجشک خوردہ) تو نے چڑیا کا مغز کھایا ہوا ہے ۸۔



چہ قدر چائے میزنی، دو ساعت است سرم را  
 مے خوری، و نخے و انخم از جاتم چہ مے خواهی  
 حرفت باکیست؟

فرآش بہیں کہ دید ہوا پست است یک  
 خندہ بے نمکے تحویل داد و گفت :- خدا  
 کند سبب ملال خاطر شدہ باشم، و اللہ  
 از بس اخلاص و ارادت خدمت شما دارم،  
 نخے و انخم مطلبم را چہ طور ادا کنم۔ یک دفعہ  
 دیدم یک کیسہ پول در دستم گذاشت و گفت :-  
 ”مخافان الساطنہ“ پاپا تو کفش ”فغفور السلطنہ“  
 کردہ و مے خواہد اسباب چینی برائے انداختن  
 او بکند، و اسیم شما را شنیدہ مے خواہد تدبیر  
 کارش را نمایند۔ این را بگفت و از در

۱۔ (چائے میزنی) تو بک بک کرتا ہے +

۲۔ (حرفت باکیست) مجھے کس سے کام ہے +

۳۔ (ہوا پست است) دال نہیں گنتی +

۴۔ (خندہ بے نمکے) جھوٹی ہنسی + ہے (کیسہ پول)

روپوں کی ٹھیلی + ہے (پاپا تو کفش کسے کردن) کسی کی

مخالفت پر کھڑے ہونا + ہے (اسباب چینی) عیب جوئی +

بیروں رفت۔ من با خود گفتیم :- خوب، یارک  
 اللہ، من ہم برائے خود مردے ہستم و  
 قاہ قاہ بنائے خندیدن را گذاشتم۔ در این  
 بین، کیسے کہ در دستم بود، بہ زمین افتاد  
 و شکمش روئے آجر حیا ط ترکیده، بقدر یک  
 دہ تومانی دو ہزاری، بہ زمین ریخت۔ در  
 ہمیں بین در باز شد و سر کلہ ”حاج علی“  
 نمودار شد۔ ہمیں کہ چشمش بہ دو ہزاری کا  
 افتاد یک زہر خندے کرد و گفت :-  
 او ہو! معلوم مے شود حالا بجائے پنبہ  
 لحاف کہتہ، تو خانہ تان، سیکہ ہائے نفری  
 مے بار دہ

۱۔ (با خود گفتیم) میں نے دل میں کہا :- ہم... ہستم میں بھی  
 مردے آدمی ہوں + ۲۔ (روئے آجر حیا ط) انگنائی کی پکی اینٹوں پر +  
 ۳۔ (تومان) دس قران کا ایک تومان، اور قران قریباً  
 چونی کے سکتے ہے + ۴۔ (دو ہزاری) اٹھنی کے  
 برابر سکہ ہے جو دو قران کے مساوی ہے۔ قران کو  
 ”ہزار“ کہتے ہیں کیونکہ قران ایک ہزار دینار کے  
 مساوی تصور ہوتا ہے + ۵۔ (توخانہ تان) تھامے گھر میں +

خواستم یک جیلہ بتراشم ، ولے گفتم :- نہ ،  
 آخر ما دست برادری ہم دادہ ایم - و  
 حقیقتش این است کہ ولم ہم راضی نہ بود  
 کہ آہمیت تادہ خود را بے نظر "حاج علی"  
 جلوہ نہ دہم ، و این بود کہ مطلب را با  
 آب و تاب برایش نقل کردم و گفتم :-  
 حالا ہرچہ بہ عقلمت میرسد بگو ، نتخلف توے  
 کار نخواہد بود - "حاج علی" سترے "تکان داد  
 و گفت :- خوب ، خوب ! معلوم مے شود  
 کارت دولتی دارد ، ولے یک سکتہ را  
 مے خواہم بہ تو بگویم ، از من گفتن است  
 و حق برادری ادا کردن ، "حاج شیخ جعفر" !  
 ہر کارے ہرچہ ہم باشد سرمایہ لازم دارد ،  
 ہمیں طور سیاسی شدن ہم معلوم است  
 بے سرمایہ نمی شود - من اینجا حرف "حاج علی"  
 را بریدم و گفتم :- یعنی مے خواہی بگوئی

لے (بہ نظر حاج علی جلوہ نہ دہم) حاجی علی کو نہ دکھاؤں \*  
 لے (نقل کردم) میں نے بیان کیا \*  
 لے (سترے تکان داد) سرہلایا \*

سواد لازم است؟ ”حاج علی“ زبیر لب ہنستے  
 کرد و لفت :- نہ ، سواد پہلے چہ درد مرد  
 سیاسی مے خورد ، مرد سیاسی کہ نے خواہد  
 مکتب خانہ باز کند - گفتم :- پس یقین کہ  
 مے خواہی بگوئی سررشتہ و کار دانی لازم است  
 گفت :- اے بابا ! خدا پدرت را بیا مرد ،  
 سررشتہ پہچہ کار مے خورد ، مرد سیاسی کہ  
 نے خواہد سررشتہ نویس بشود - گفتم :- دیگر  
 چہ میخواستی بگوئی کہ کتہ و کربلا و مشہد مشرف  
 شدہ باشند - ”حاج علی“ گفت :- نہ ، بلکہ مرد  
 سیاسی باید درست کار باشند ، سواد و نقد  
 و سررشتہ اپنہا حرف ہا است ، سرمایہ

۱۔ (سواد لازم است) لکھنا پڑھنا آنا چاہئے \*  
 ۲۔ (بہ چہ درد مرد سیاسی مے خورد) سیاسی دان آدمی  
 کے کس کام آتا ہے \* ۳۔ (سررشتہ) دفتر کے کام کا سلیقہ \*  
 ۴۔ (خدا پدرت را بیا مرد) دعائیہ فقرہ ہے ، جیسے بعض  
 موقعوں پر کہتے ہیں خدا تجھے نیکی دے \*  
 ۵۔ (سررشتہ نویس) مرزا یا بابو \* ۶۔ (درست کار) دیانت دار \*  
 ۷۔ (حرف ہا است) یہ یونہی باتیں ہیں \*

دکاندارئی مردِ سیاسی درستی است و بس -  
 گفتم :- درست کار باشد ، یعنی بہ زین مردم  
 نگاہ نکند یا بہ مردم خیانت نکند - گفت :-  
 نہ ، ایں کار ہا چہ ربطے دارد بہ درستی ، درستی  
 یعنی رشوہ نگرفتن ، مردِ سیاسی کسے است کہ  
 رشوہ نگیرد - گفتم :- مقصودت از رشوہ  
 چیست ؟ ہماں است کہ یہ نلّا مے دہند ؟  
 گفت :- آری ، در زبان پیش فقیر و فقرا  
 یہ بزرگان و اعیان و شیخ و نلّا رشوہ میدادند  
 ولے از وقتیکہ مشروطہ شدہ است کار  
 بر عکس شدہ ، خان و خواہن و وزیر و حاکم  
 بہ زیر دستاں رشوہ مے دہند - گفتم :- خوب ،  
 اینکہ رشوہ نخے شود ، ایں مثل صدقہ و زکوٰۃ  
 است ، چہ عیبے دارد ؟ گفت :- صدقہ را  
 در راہ خدا مے دہند ، ولے رشوہ را ہماں طور

۱۔ (چہ ربطے دارد) کیا تعلق رکھتا ہے \*

۲۔ (آری) ہاں \*

۳۔ (مشروطہ شدہ) پارلیمنٹ قائم ہوا ہے \*

۴۔ (چہ عیبے دارد) کیا ہرج ہے \*

کہ پیشہا ہر کس مے خواست بہ مقامے برسد  
ہزار تومانے و صد ہزار تومانے بہ شاہ و  
صدر اعظم مایہ مے گذاشت و کارش رو براہ  
مے شد، امروز بر عکس و ذرا دیگر مستبدان  
رشوہ را بمردم سیاسی مے دہند، ولے اگر  
خواستہ باشی تازہ داخل سیاسی گری بشوی نباید  
رشوہ بگیری، لیکن ہمیں کہ پاشنہ ات محکم  
شد و یک جمعیت را دور خود جمع کردی  
آں وقت دیگر مے توانی شیوہ بزنی چنانکہ  
کسے نہ فہم، حتے مسئلہ را بہ زن و بچہ ات  
مشتبہ کنی، چرا کہ آدم طورے رشوہ بگیرد  
کہ کسے نہ فہم \*

خلاصہ حرف ہائے ”حاج علی“ خوب بگو ششم

- ۱۔ بہ مقامے برسد (پوزیشن یا مرتبہ حاصل کرے) \*
- ۲۔ مایہ گذاشتن (کسی کام میں روپیہ لگانا) \*
- ۳۔ کارش رو براہ مے شد (اس کا کام نکل آتا تھا) \*
- ۴۔ پاشنہ ات محکم شد (تیری ایڑی یعنی پاؤں جم گیا) \*
- ۵۔ شیوہ بزنی (کوئی ڈھنگ کرے) \* چال چلے \*
- ۶۔ مشتبہ کنی (دھوکے میں ڈالے) \*

فرو رفت و فہمیدم ناردا خورده ام، و آلان  
 ممکن است ہمہ جاے شہر مشہور شدہ باشد  
 کہ شیخ جعفر خوبے از آب در نیامدہ - با خود  
 عفتّم با پیست دست و پاے کرد کہ این دو شاہی  
 عزت کہ پیدا کردہ ام، آب جوئے نشود +  
 از منزل بیرون آمدہ راہ "مجلس" را پیش  
 گرفتّم، بہ "مجلس" کہ رسیدم دیدم مردم جمع اند  
 و داد و بیداد بلند است - درشت دستگیر  
 نہ شد کہ مسئلہ سر چیست، ہمیں قدر اہم  
 خیانت و دار و حبس بگوئیم رسید، فہمیدم  
 کہ باز زندان سیاسی پا تو گمش یک بیچارہ  
 نمودہ و تحریک آنها است کہ مردم را ہار کردہ

لے (ناردا خورده ام) میں نے جھک مارا ہے +  
 لے (خوب از آب در نیامدہ) آزمائش میں پورا نہیں اُترا +  
 لے (باید دست و پاے کرد) کوشش کرنا چاہیے +  
 لے (شاہی) آدھنا + لے (داد و بیداد) شور و غل +  
 لے (درشت دستگیر نہ شد) میں اچھی طرح نہ سمجھا + لے (مسئلہ سر  
 چیست) معاملہ کیا ہے + لے (پا تو گمش یک بیچارہ نمودہ) کسی بیچارہ  
 کی خرابی کے درپے ہیں + لے (دردم را ہار کردہ است) لوگوں کو مرچٹھا دکھا ہے +

است۔ در این بین باز دور مارا گرفتند و  
صدای سلام سلام بلند شد و صدا پیچید  
کہ آقا شیخ جعفر مے خواہد نطق بکند۔ و  
تا بخود بہ جنیم کہ دیدم بلندم کردند و رُوس  
یک سکوئے گذاشتند و جمعیت با دہان  
و چشم و گوش ہائے باز منتظر بود کہ  
بہ بینید چہ طور آقا شیخ جعفر مزای  
خیانت کاران را بدست شان مے دہد۔  
ما ہم ہر طور بود ہفت ہفت تا ازاں  
حرف ہائے را کہ "حاج علی" یادمان دادہ  
بود غالب زدیم و پس چندکے تا گلخت ہم  
بہ دُم خیانت کاران وطن بستیم و آنہا را  
از قہر و غضب علی ترساندہ و لب خندے  
زده گفتم :- خبر تازہ این است کہ میخواہند

لے (تا بخود بہ جنیم) جب تک میں سنبھلوں \*  
لے (بلندم کردند) ... .. گذاشتند) مجھے اٹھا کر ایک  
صوفی پر جادھرا \* لے (یادمان دادہ بود) جو مجھے سکھائے تھے \*  
لے (چند تا گلخت ہم بہ دُم خیانت کاران وطن بستیم)  
چند گالیاں بھی وطن کے خانیوں کو دیں \* لے (لب خندے زدہ)



مرا ہم مثل خود شان خاین بکند وے چشم ما  
 خیلے از این کیسہ پول ہا دیدہ ، و اگر بجائے  
 صد تو مان کہ مے خواہند توئے گلوے ہا  
 بہ تپانند کرور ہا ہم باشد ، ما را از جادہ  
 وطن پرستی خارج تھے کنند ۔ در این موقع  
 خیلے دلم مے خواست حکایت مناسبے از  
 وطن پرستی فرگیہا ، چنانکہ عادتِ نطق  
 کنندگان است ، بہ خرچ عوام بد ہم ۔ انا  
 چیزے مے دانستم و مہوز بہ استادئی دیگران  
 نرسیدہ بودم ۔ لہذا از این خیال صرفت نظر  
 کروہ بقتنا کیسہ پول ” خاقان ” استلطنہ ” را  
 از تہ جیب بیروں کشیدہ یک شعرے  
 بے مناسبے خواندم ، و ہمیں کہ مردم از  
 دشت زدن فارغ شدند ، ہاشمی شاگرد و کاظم

لہ توئے گلوے ماہ تپانند ہمارے گلے میں ٹھونسیں + لہ ( یہ خرچ

عوام بد ہم ) لوگوں کو سناؤں + لہ ( صرف نظر کردہ ) ترک کر کے +

لہ ( بقتنا ) یکایک + لہ ( دست زدن ) تالی بجانا + لہ ( شاگرد )

ملازم ، دکانوں پر جوڑ کے ملازم ہوتے ہیں ان کو نوکر نہیں کہتے ۔ بلکہ

شاگرد دکان کہتے ہیں کیونکہ ان کو دکاندار کا کام بھی سکھایا جاتا ہے +

را کہ میان جمعیت از دست زدن غلغلہ راہ  
 انداختہ بود، صدا کردم و گفتم :- این کیسہ  
 پول را بگیر و ببر بہ صاحبش برساں و  
 بگو، دم یک نفر وطن پرست را با این  
 چیز ہا نمی شود بست - ہاشمی تا آمد و  
 پرسد چی و چہ کہ صدای "زندہ باد شیخ  
 جعفر" پایندہ باز غیرت ملی بلند شد و مردم  
 دُور مارا گرفتند - وختی ما بخود آمدیم کہ  
 دیدیم از مجلس مبلغ دور افتادہ ایم و  
 کم کم بکلی تنہا ماندہ ایم - سرم ہم درد  
 گرفتہ بود - خواستم چپوٹھے بکشم - دیدم  
 در بین گیر و دار ہماں ہاے کہ صدای  
 "زندہ باد" شان ہنوز در گوشم بود بعنوان  
 تبرک چپوٹ و کیسہ نوٹوں کہ در جیب  
 داشتم زدہ اند - ناگہاں صدای آشنائی

لے (غلغلہ راہ انداختہ بود) شور برپا کر رکھنا + لے (چی وچ) کیا ہے  
 کیا نہیں + لے (مبلغ) زیادہ + لے (چپوٹ) ترکی لفظ ہے، تمباکو  
 پینے کا پیپ + لے (ہماں ہاے) وہی لوگ + لے (نوٹوں) پانیپ  
 میں پینے یا سگریٹ بنانے کا تمباکو + لے (زدہ اند) اڑا لے گئے ہیں +

در پہلوئے گوشم بلند شد۔ نگاہ کردم دیدم  
 ہماں فراش است کہ از جانب "خاقان السلطنہ"  
 پول آورده بود۔ خواستم چند تا فخش پہ اش  
 بدم و حمیت وطن پرستی خود را غالبش کنم۔  
 دیدم جمعیت کہ در بین عیست و حرارت بیفادہ  
 دے جا خواهد بود۔ فراش ہم فرصت مداد  
 و شیعہ سلام و دعا از "خاقان السلطنہ"  
 ہما رساند و گفت: "امروز پائے لطف شما  
 بودم، قیامت کردید، البتہ صلاح کار را شما  
 این طور دیدید کہ این جور حرف بزنید، راستی  
 استادی بہ خرچ دادید، من یقین دارم "خاقان  
 السلطنہ" از مرحمت شما ہمیں زودی ہا و زیر  
 مے شود، و از صدقہ سیر شما سیر ما ہم

لے دے اش، بہ او دے (عالمش کنم) او را عالی کنم، یعنی اُسے  
 بتاؤں دے (جمعیت) لوگ۔ در بین نیست) موجود نہیں ہیں +  
 لے (میلے سلام) بہت بہت سلام + لے (پائے لطف شما  
 بودم) میں آپ کے لکچر میں موجود تھا + لے (این جور  
 حرف بزنید) اس قسم کی باتیں کریں + لے (میرا ہم پہ کلاسے  
 میرسد) محاورہ ہے یعنی ہمیں بھی کچھ عزت حاصل ہو +

یہ کلا ہے میرسد و جمے را دعا گوے خود تان  
 خواہید کرد۔ خلاصہ فرآتش ہمیں طور تان در خانہ  
 چانہ زد و سبزی را پاک کرد۔ من نخے دانستم  
 خود را از این فرآتش پُر روے چه طور  
 خلاص کنم۔ ہمیں کہ وارد خانہ شدم بہ عجلہ  
 تمام در را بستم و تنہا ماندم، نفسے کشیدم  
 کہ در این بین صدائے زخم بلند شد کہ مے  
 گفت:- آقا شیخ بیا بہ میں این شاگردت  
 چه غلط ہا میکند، از پولے کہ فرستادہ پانزدہ  
 قران برداشتہ مے گوید:- مؤذیک ماہم است  
 کسے ہم گوشت را دست گربہ مے سپارد؟  
 مگر میں چشم دیدہ را نخے شناسی؟ معلوم  
 شد ہاشمی کیسے پول را کہ دہم ”مجلس“ از من  
 گرفتہ، چوں نہ فہمیدہ یہ کی و کجا باید برد  
 آوردہ بخانہ، و پانزدہ قرانے را از بابت

۱۔ (سبزی را پاک کردن) محاورہ ہے یعنی خوشا بد کرتا +

۲۔ (پُر روے) ڈھیٹہ +

۳۔ (چه غلط ہا مے کند) کیا جھک مارتا ہے +

۴۔ (چشم دیدہ) بے حیا + ۵۔ (دم مجلس) پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے

مُردِ خود برداشتنه - خوب تقدیر ہمیں طور بود  
 کہ پول پس بخانہ برسد، و ما ہم رضائے خدا  
 را می خواہیم و تسلیم ارادہ او ہستیم \*  
 فرداے دیگر اسم ما ورد زبان باشد -  
 شنیدم توئے بازار فتم خوردہ بودند کہ با چشم  
 خود شان دیدہ اند کہ ہزار تومان اثر فی طلا  
 کہ برابم فرستادہ بودند، نگاہ ہم نکردہ بودم،  
 و جسے گفتہ بودند کہ شاہ وعدہ دادہ بود  
 کہ اگر پایم را از توئے کفش در آرم،  
 یک دہ سالم بہ اسم قبالہ کند \*

خلاصہ جستہ جستہ از مشاہیر شہر شدم -  
 "حاج علی" ہم دو سہ مرتبہ آمد و گلہ مندی  
 کرد کہ فراموشش کردہ ام - عذر ما خواستہم و  
 با ہم نشستہ صحبت کردیم و جدا شدیم - بعد ما  
 شنیدم کہ "حاج علی" کاسبی شدہ و دماغش

لے (پایم را از توئے کفش در آرم) محاورہ ہے یعنی

اگر اپنے انادے سے باز آؤں \*

لے (جستہ جستہ) ہوتے ہوتے \* لے (کاسب شدہ) دکاندار

بن گیا ہے \* لے (دماغش چاق است) خوش ہے \*

چاق است و ہمیں کہ شکمش سیر شد سیاست  
 از یادش رفته است \*  
 چند ماہ بعد کہ دورہ انتخابات رسید ،  
 از طرف فرقہ اعتدالی ، یا چند ہزار رائے ،  
 منتخب شدم ۔ ولے چند ماہے کہ وکالت  
 کردم دیدم کار خطرناکے است ۔ اگرچہ نان  
 آدم توئے روغن است ، ولے انسان باید  
 دائم خروس جنگی باشد و تھے با ایں و آں  
 بہ پرد و پاچہ خان و وزیر را بگیرد و من  
 چوں چندیں سال بہ آبرو زندگی کردہ بودم  
 یا ایں ترتیب راضی نہ بودم بیشتر بسر برم  
 ایں بود کہ کم کم در ایں شہر کوچکے کہ از سرو  
 صدا بے مرکز دور است ، حکومتے برابرے

لے (نان... روغن است) محاورہ ہے یعنی پانچوں کھی میں ہیں \*  
 لے (ہے یا... بہ پرد) محاورہ ہے یعنی ہمیشہ ہر ایک کے منہ آتا رہے  
 لے (و پاچہ... بگیرد) محاورہ ہے یعنی بڑے بڑے آدمیوں کے گلے پڑتا رہے  
 لے (ایں بود کہ کم کم) اس وجہ سے رفتہ رفتہ \* لے (کہ از... دور است)  
 جو مرکز یعنی پایہ تخت کے شور و غل سے دور ہے \* لے (حکومتے... کردہ ایم)  
 اپنے لئے حاکم شہر کا عہدہ حاصل کر یا ہے \*

خود مان درست کرده ایم ، و حالا مدتی  
زندگانی راحت داریم و از شما خواهش دارم  
دیگر مرا آدم سیاسی ندانید \*  
سید محمد علی جمال زاده

## عُلُوم و خُرَافَات

انسان در ازمنه قدیمه ، و فنیکه هنوز بحالت  
توحش بود ، در باره هر چیز ، چه از محسوسات  
و امور طبیعی این عالم ، و چه از معقولات و اموریکه خارج  
از دایره احساسات او بوده است ، یک قسم تصورات  
و عقاید داشته - و نظر بر آنکه وسائل معرفت  
از برایش فراهم نه بوده ، غالب عقایدش خلاف  
واقع و مبنی بر اوهام و خیالات خام بوده \*  
مثلاً اقوامی که در سواحل دریای مدیترانه ،

له ( خرافات ) جھوٹی کہانیاں

له ( بحالت توحش ) وحشیانہ حالت میں \*

له ( غالب ) اکثر - بیشتر \* لہ دریا ، سمندر \*

و جزر و مد دریا را می دیدہ ، چون علت  
حقیقی این امر را نمی دانستہ اند ، پیش خود  
چنین خیال می کردہ اند کہ یک شخص بزرگ  
چنہ صاحب دریا است و گاہے پائے خود را  
در آب می گذارد ، از بس پایش بزرگ است  
آب دریا از اطراف بالا آمدہ بہ نحقی متوجہ  
می شود و میآیند از سواحل دریا را آب  
فرامی گیرد ، و این ہماں مد است ، و بار  
پس از چند ساعت ، پائے خود را از آب  
بیرون می آورد ، و آب دریا بہ محل اصلی  
خود برگشتہ ، آنچه از سواحل زیر آب رفتہ  
بود ، مجدداً نمایاں می شود ، و این جزر  
است ۔ مستدجاً این خیال قوت گرفتہ ،  
طوفان ہا و موج ہا و ہر قسم انقلابی کہ  
در دریا پیدا می شدہ ، نسبت باں شخص  
عظیم چنہ می دادہ ، و او را خدا می دہی

لے (جزر مد) جوار بھاٹا لے (میلنے) زیادہ حصہ \*

لے (فرامی گیرد) ڈھانپ لیتا ہے \* لے (مد) بڑھاؤ \*

لے (جزر) گھٹاؤ \* لے (مترجاً) رفتہ رفتہ \*



شمرده، و از او مے ترسیده، و به او استغاثہ  
مے کردہ، حتّٰی گاھے چند تن از افراد بشر  
را برائے تسکین غضبِ او در دریا غرق  
مے کردہ اند، تا آں قربانی نا قابل را قبول  
کردہ دریا را آرام بگذارد \*

ہمچنین اشخاصیکہ در جوارِ صحرا ہائے قفر  
گرم زیت مے کردہ و تاثیراتِ سموم را  
مشاہدہ مے نمودہ اند موجودی عجیبِ الخلق  
در نزد خود تصور کردہ، بادِ سام را از اثر  
نفسِ او مے پنداشتہ اند، و محض آنکہ کمتر  
متفرّضِ بنی آدم و مویشی و دوابِ آہنا بشود  
او را پرستش کردہ و در آنچه رضاے خاطرِ او  
پنداشتہ اند کوتاہی نہ ورزیدہ، بہ اقسامِ قربانی ہا  
بہ او تقرب مے جستہ اند \*

از ایں دو مثال کہ بہ عنوانِ نمونہ از خرافاتِ

لہ (استغاثہ مے کردہ) مدد مانگنے مھے \*

لہ (قفر) بیابان جس میں نباتات نہ آگتی ہوں \*

لہ (موجودی) ہستی \* لہ (بادِ سام) تیز اور گرم ہوا \*

لہ (دواب) مویشی \*

قدما ذکر شد درجہ عقل و ادراک کودگانہ آنها  
بخوبی معلوم مے شود، و مے توان دانست  
کہ سائر عقاید سیاسی و طبئی و نجومی وغیرہ  
در میان آنها از چه قرار بودہ

چند چیز، بہ بسط و انتشار خرافات،  
در میان ملل قدیمہ و حدیثہ مساعدت مے تواند  
کرد، اول حتی غرور و خود پسندی پیشوایان  
و رؤسای قوم کہ با تطبیع، ندانستن را  
کسر شان خود پنداشتن، و ہر کس ہرچہ  
مے پرسیدہ خود را مجبور مے دیدہ اند کہ  
یک جوابے بہ او بدہند، خواہ صحیح و خواہ  
غلط، و معلوم است کہ یک راے غلط  
انسان را بہ چندیں غلط دیگر مے کشاند  
کہ از لوازم غلط اول است، و اگر نخواہد  
بہ نادانی خود اقرار کند، باید ہمہ آں  
غلط ہا را بہ گردن بگیرد - دیگرے میل مفرط

لے (بسط و انتشار خرافات) توہم کا بڑھاؤ اور پھیلاؤ \*

لے (حدیثہ حالیہ - موجودہ) \* لے (بہ گردن بگیرد) اپنے ذمے لے \*

لے (میل مفرط) بہت زیادہ خواہش \*

جہاں و عوام الناس است یہ امور غریبہ،  
 و ہر چیز کے کہ خلاف عقل باشد، و  
 نقلش مورث تعجب شنوندگان گردد، و  
 اس طبقہ بحالات و غرایب و افسانہ زد و  
 بہتر سے گردند، تا چہ امور عادی و بہ خفایہ  
 پر مانی، و سوم چیز کے کہ بہ انتشار خرافات  
 ملک سے کند مساعی شیا دافس و طاران است  
 در رسوخ دادن عقاید خدائی در اذہان  
 عامہ، برائے آنکہ بتوانند از آہنا استفادہ  
 کنند۔ اس طبقہ ہمیشہ عقب جہاں و  
 احمقان را گرفتہ ہر کجا یا بند رہا نئے کنند  
 اس ہم معلوم است کہ عقاید عامیانہ،  
 نظر بکثرت اشتہار کے کہ دارند، و نظر بآنکہ  
 انسان از بدو طفولیت آہنا را شنیدہ است،

لے (بہ امور غریبہ) عجیب باتوں کے ساتھ + لے (نقلش... گردو) اسکا  
 بیان سننے والو کی حیرت کا باعث ہو + لے (بہتر سے گردو) زیادہ بیل  
 ہوتے ہیں + لے (تا بہ امور عادی) معمولی واقعات کی نسبت +  
 لے (شیا د) مکار، دیاکار + لے (رسوخ دادن) پھیلا نا +  
 لے (اشتہار) شہرت، رواج + لے (بدو) ابتدا +

حتیٰ در حکما و فلاسفہ و بزرگان ہم تاثیر  
 مے کند، و تا حدی نفوس آہنا را منسخر  
 مے نماید، بطوریکہ بالتبیعہ با آہنا معاملہ حقایق  
 ثانیہ کردہ، و عقیدے دلیل و مدرکے برائے  
 آہنا نمی روند۔ خواجہ نصیر الدین طوسی با آن  
 مقام عالی کہ در علوم داشتہ، کتاب نجوم  
 نوشتہ و در آنجا بروج گرم و خشک و سرد  
 و تر را قید کردہ، و برخے از ستارگان  
 را سعید و برخے را شمس شمرده و امام  
 فخر رازی طریقہ بدست آوردن سرمہ خفا  
 را در کتاب ستر المکنون خود نوشتہ۔ ممکن  
 است از این قبیل باشد، و ممکن است  
 کہ این بزرگان، بر خلاف عقائد خود،  
 این کتب را برائے ملوک و سلاطین عصر  
 کہ غرق خرافات بودہ اند، نوشتہ و آنچه  
 بین اہل صناعت مشہور بودہ در کتاب  
 ہائے خود آوردہ اند۔

لے (تادمے) ایک حد تک +

لے (عقب... نمی روند) ایسے ایسے کسی دلیل و ثبوت کی تلاش نہیں کرتے +

گویند ابو ذکریا نے رازی کتابے در کیمیا  
 نوشتہ بہ نزد یکے از سلاطین سامانی برد-  
 بادشاہ آل کتاب را بگرفت و بخواند و  
 آنگاہ از مؤلفش پرسید کہ آیا آنچه در  
 این کتاب نوشتہ خود مے توانی ساخت-  
 گفت دوا ہائے کہ نوشتہ ام در اینجا  
 یافت نمی شود۔ بادشاہ گفت از آہیں بگذرا  
 بہر صفتہ کہ باید من آل عفا قیر را از آفا صی  
 بلاد فراہم مے کنم ، آیا خواہی ساخت ؟  
 ابو ذکریا کہ اطمینان بہ مندرجات کتاب خود  
 نہ داشت نتوانست قول قطعی بدہد کہ خواہد  
 ساخت ، و متحیر بماند۔ شاہ بہ فرمود ہماں  
 کتاب را بقدر مے بر سرش زدند کہ پارہ شد  
 و چشمہایش معیوب گردید ، و گفت : تو کہ  
 عمر خود را در علوم صرف کردہ چگونہ مے

لہ (از آہیں بگذر) اس کا ٹکڑہ کر +

لہ (بہر صفتہ کہ باید) جس طریقے سے بھی ممکن ہو بہ لہ (عفا قیر)

بڑھیں + لہ (از آفا صی بلاد) دور دراز مقامات سے +

لہ (قول قطعی) پختہ وندہ +

پسندی کہ کتابے از تالیف تو در دست  
 مردم افتد، کہ یہ اعتماد سخن تو عمر و ثروت  
 خود را در طریق کیمیا گری صرف کنند ،  
 در صورتے کہ خودت بہ آنچه نوشتہ اعتماد  
 نداری ، و این نیست جز گمراہ کردن مردم +  
 پس ما حصل این بحث این است کہ  
 ریشہ لہ و اصل عقاید خرافی یادگارِ عصورِ قدیمہ  
 است ، و در قرون متنادیہ پیغمبران خدا و  
 مردمان بزرگ و حکماء ملل مختلفہ بر ضدِ این  
 اوهام و اراجیف مساعی جمیلہ بکار برده و  
 با جنودِ جمل و خرافات جنگا کردہ اند ، تا  
 یہ برکتِ آناں یک قیمت بزرگے از میان  
 مردم مرتفع شدہ ، و مقدارے ازاں ، متفرقہ  
 در کتب و در نزد جنال و عوام باقی ماندہ ،  
 و چون علم و حقیقت ، ہمیشہ و در ہمہ جا ،

لہ (ریشہ) جڑ لہ (عصورِ قدیمہ) پرانے وقتوں کی +

لہ (اراجیف) فطرافواہ لہ (جنود) جند کی جمع لشکر +

لہ (قیمت بزرگی) بڑا حصہ لہ (مقدارے ازاں) اس میں

سے تھوڑا سا لہ (متفرقہ) کہیں کہیں +

یکے کو غیر قابلِ نقد و است، ہرچہ انسان  
 بہ تمدن حقیقی نزدیک تر مے شود اختلاف  
 بل در معلومات کمتر مے گردد، تا بجائے  
 یرسد کہ علوم و معارف حقیقی، در ہمہ جا  
 و نزد ہمہ کس، جانشین اوہام و خرافات  
 گردد \*

یکے از علوم پر فائدہ کہ بیچکس ازاں  
 مستغنی نیست تاریخ است، یعنی اطلاع بر  
 حوادث گذشتہ، چہ، حوادث عالم متسلسل و  
 متعاقب، و ہر یک از اتفاقات امروزی  
 مستند بہ علل و اسبابے است، کہ باز اینہا  
 منتہی بہ جہات و علل دیگر مے شوند۔ و  
 ہرچہ انسان بحوادث گذشتہ بصیر تر باشد  
 البتہ وقایع عصر خود را بہتر خواهد فہمید۔

لے (غیر قابلِ نقد است) کئی حصوں میں تقسیم ہوئے کے  
 ناقابل ہے \* لے (تاجائے برسد) نتیجہ یہ ہوگا \*  
 لے (چہ) یعنی \* لے (مستند بہ علل و اسبابے است)  
 علت اور وجہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں \*  
 لے (جہات) جہت کی جمع یعنی سبب \* لے (ہرچہ) جتنا بھی \*

و نسبت بہ آئندہ حدس اُو مصیب تر خواہد  
بود، و ایں است کہ گفتہ اند مؤرخ مطلع،  
حوادث را بہ چہنم دیگرے بندہ ۴

انسان از بدو خلقت و بالطبع بایلی بوده  
است کہ حوادث گذشتہ را، حتّٰی اموریکہ قبل  
از تکوین خودش اتفاق افتادہ، از قبیل چگونگی  
خلقت زمین و آسمان و ستارگان، بدانند، و  
ہر ملتے بر حسب تصورات و معلومات خود  
افسانہ ہا بہم بافتہ، در چگونگی خلقت آزلے  
اختیار کردہ کہ معروف ترین آہنا افسانہ ہاے  
یہود است۔ در صورتے کہ خلقت عالم  
موضوعے است کہ فہم آں دسترس انسان

لے (حدس او مصیب تر خواہد بود) اس کا قیاس بہت  
صحیح ہو گا ۴

لے (قبل از تکوین خودش) اس کے ہست ہونے  
سے پہلے ۴ لے چگونگی خلقت زمین و آسمان

زمین و آسمان کی پیدائش کے حالات ۴

لے (افسانہ ہا بہم بافتہ) قصے گھڑے ہوئے ہیں ۴

لے (فہم آں) اُس کا سمجھنا ۴



ثبت، و ہر کس ہر چہ در این باب گفتہ و  
 نوشتہ، اگر از طریق وحی و الہام نباشد،  
 لا محالہ مبنی بر حدیث و تخمین و صرف فرضیات  
 است۔ پس اگر در این قسمت از تاریخ،  
 مورخین و چارہ خرافات و اراجیف شوند، معذور  
 اند، زیرا مدارک تاریخی از اثبات این گونه  
 قضایا و بیان چگونگی آنها قاصر است،  
 اما قضایاے کہ واقعاً تاریخی ہستند، یعنی بعد  
 از خلقت انسان اتفاق افتادہ، آں قدر کہ  
 راجع بہ قدیم است، یا بالمرہ از بین رفتہ و  
 برائے آیندگان ہیچ باقی نماندہ، یا مکرور زمان  
 و تصرفات ناقلین، بصورت افسانہ در آمدہ،  
 افسانہ ہاے کہ حجت نشانی ہم از اصل قضایا  
 در آنها باقی نیست، و علت عمدہ این تغیر  
 و تبدیل دو چیز است :- یکے نمودن خط

لے (لامحالہ) ضرور + لے (حدس) قیاس + لے (قضایا) تفسیر  
 کی جمع یعنی واقعات + لے (بالمرہ از بین رفتہ) بالکل مفقود  
 ہو گئے ہیں + لے (تصرفات ناقلین) بیان کرنے والوں کے کم و  
 زیادہ کرنے کے باعث + لے (علت عمدہ) سب سے بڑی وجہ +



که خواص چنین مطالبه در کتب خود بنویسند  
عوام بآن مقدار فتناعت نه کرده، درانی  
شمشیر را هفت ذرع و وزن گرز را صد من  
تعیین خواهند کرد \*

یونانی ها در تاریخ قدیم خود برای هر کول  
و ایرانی ها برای رستم و اسفندیار، و یهود  
برای شمسون غرایب نوشته اند که در منتها دینه  
اغراق و مبالغه، و به هیچ وجه باور کردنی نیست  
و این گونه مطالب است که تواریخ از منه  
قدیمه را از اعتبار انداخته، و در این عصر  
که تاریخ صورت علمیت بخود گرفته، و مرسوم  
نیست که چیزی نه فهمیده و نه سنجیده را در  
تاریخ ثبت کنند، بیشتر اعتماد مورخین بر  
محفوظات و انبیه و آثار قدیمه است نه  
بر آنچه در کتب تواریخ نقل شده \*

سید حسن طبسی

له (هفت ذرع) بات گز + له (غرایب) عجیب عجیب بانیں \*

له (از اعتبار انداخته) به اعتبار کردیاچه + له (محفوظات) کهنذرا کا کھودنا \*

# علم نجوم

چنانچه از علوم درستی که قرآن با حق آدم  
را عرق خرافات نگاه داشته نجوم است و  
از وقتی که رومی زمین بروج بشر سکون  
شد ، آفتاب و ماه و ستارگان به زمین  
قزای امروزی ، در آسمان دیده شده و  
طالع و خورشید و اشباح مختلفه آنها مردم  
را متغیر کرده است و

دل پیوسته که به نظر انسان مخصوص شده  
نبیند حرکت و تنظیم آفتاب و ماه و ستارگان  
پس از تامل و تفکر معلوم گردد اثر آن در میان  
این ستارگان خدای یکبند بزرگوار است  
که حرکت مخصوصه دارند و بجهت اشیاء مختلفه  
برده اند این همه آیات قرآنی معجزاتی است  
یعنی آفتاب و ماه و پنج سیاره معروفه که  
خطا کرد ، تغییر ، مزاج ، ششری و فنی باشد  
له خرافات (چونکه افسانه است در باب طالع و اشباح و غیره)

متحرک ، و نابقا را عموماً ساکن دانسته اند ،  
در این جا قهراً دو بحث پدید آمده ، یک  
آنکه این ستارگان که متحرک است ، و با آن  
بایک خطای آنها را متحرک می بینیم - و آیا  
آنکه ستارگان متحرک اند ، و در فضا پراکنده اند  
یا در شش افلاکی جا دارند ، که آن افلاک حرکت  
می کنند و آیا کدام یک از این بابجا نزدیک تر  
و کدام یک دور تر است ؟

این بحث عبارت است از علم همیشه  
که از قدیم الایام محل اختلاف بوده ، و در این  
عصر آرد پاکیاں بحرکت زمین قابل شده ،  
و اساسی بیست بطایوس را که بواسطه ترجمه  
در میان ما شهرت داشته و دارد ، باطل می  
شمارند .

و دیگر آنکه این ستارگان چه طریقی متحرک  
اند ، و از مشرق به مغرب یا به عکس ؟ و چه  
مقدار در یک روز حرکت می کنند ؟ و  
در چند مدت دور حرکت آنها تمام می شود ؟  
و از باب علم فلفلی می گویند ( یعنی ) دایره که علم بیست ( علم نجوم )

و از نزدیک شدن آنها به یک دیگر چنانچه اوضاع  
 مخرج می دهد و بدر و بلال و خسوف و کسوف  
 و غیره) و این مبحث علم نجوم است ، و  
 آن کسی که بواسطه آلات علمی مقادیر حرکت  
 کواکب و اوضاع آنها را تعیین می کند نجوم  
 و راصد ، و آن مکانی که برای این کار  
 تعیین می شود ، که هواشناسی صافی و افقشناسی  
 یاز و زمینشناسی باشد ، رصد و زینج گویند  
 و نیز کتابی که حرکات کواکب به وقت در آن  
 ثبت می شود ، آن را هم به این اسم می  
 نامند .

علم نجوم باین معنی متفق تر و به حقیقت  
 نزدیک تر است از علم ہیئت ، زیرا که  
 اساسش بر حسی است ، و اساس ہیئت  
 بر حدس ، و به همین جهت است که در  
 ہیئت اختلافات زیاد بین قدام و متاخرین  
 موجود است ، و هر طائفه ہیئت و ترتیب  
 این عالم اجسام را به یک وضع مخصوص

نظر کرده اند و کتب قدیم پیش آمده اند (متفق تر) زیاد تر

فرض می کند ، لیکن در نجوم اختلافی نیست ،  
 یک سال شمسی موافق زویج  $۳۶۵$  و  $۴$  روز ،  
 پنج ساعت ،  $۴۹$  دقیقه و  $۱۵$  ثانیه است ،  
 یک دور حرکت زمین بر گرد شمس هم موافق  
 ارصاد اروپائی ، همین مقدار است به چند  
 ثانیه تفاوت ، در صورتی که قدام اسپانیاء  
 رسدنی این عصر را نداشته و وسایلی به این  
 درجه از براس آنها فراهم نه بوده ، بقدر امکان  
 در تعیین دور حرکت زمین از چند ثانیه  
 اختلاف حساب پیدا نشده .

این است که استخراج کنندگان از زویج که  
 اگر در حساب اشتباه نکنند ، سوف یا شوسه  
 که هزار سال بعد هم اتفاق خواهد افتاد ، می  
 توانند بدون متخلف تعیین کنند .

لذا علیم نجوم از علوم حقیقت محسوسه  
 می شود ، و یعنی بر دو علیم دیگر است ، از  
 علوم ریاضی ، چنانکه حساب و دیگر هندسه و لیکن  
 علیم نجوم به یک معنی دیگر هم گفته می شود .

له (ارصاد) را صد کی جمع نجوم + له (معدنک) با وجود آنکه +

و آن علم را "علم احکام" و "احکام نجوم"   
 هم گویند و آن علم است درونی و یادگاری   
 عصور و جمل و ظلمت و زمان های ثبت پرستی   
 و شماره پرستی، تمام مطالبش بی دلیل و   
 صرفاً ادعا و نقل از معتقدین است \*   
 و گفته اند :- مشنری شماره قطعات   
 و فلکها است و گفته اند آفتاب شماره سلاطین   
 و ارباب حکم است \*

و گفته اند :- مقابله یعنی رو برو شدن دو   
 کتب یا یک دیگر بقول شبیه بحالت به دو   
 نفر مقابل است لهذا شخص است پس اگر   
 کسی از فلکها بخواند به نزد سلاطین رود و   
 مشنری با آفتاب مقابل باشد، آن ساعت   
 شخص است و البته احتراز باید کرد، که خطر   
 دارد \*

و گفته اند :- محل برج آتشی است و   
 آذر خالی و جوزا هوایی و سرطان مائی و زحل   
 در (عصور و جمل) جنات که نامی \*

در صورت ادعا خالی دعوائی و در (قطعات) قاضی کی جمع \*



سرد و خشک و نحس و مشتری گرم و ترو

سعد \*

و نیز گفته اند :- سہمہ منخوسہ ہفت کوب  
است کہ بتجربین آل ہا را در دیر فلک مرق،  
نویسم کردہ اند در سرہ آتش ، و معکوس حرکت  
می کنند ، لیکن وجود خارجی ندارند \*

ہم گفته اند :- سکر بیدوز ہشت ستارہ است  
کہ ہر رونے در یکے از جہات شش گانہ  
می باشد :- یعنی مشرق ، مغرب ، شمال ، جنوب ،  
بالاے سر ، پایین پا ، و ہر گاہ این ستارہ ہا  
در رو بروی مسافر باشند ، آل سفر خطر ناک  
است ، و اگر در بالاے سر باشند ، بالاے  
بام و بلندی ہاے دیگر رفتن خالی از مخاطرہ  
نبیست ، و بانفاق ہمہ ، چنین ستارہ گانے وجود  
ندارند \*

از این قبیل ترہات و لاطائیات کہ کتاب ہا

لے تو ہم کردہ اند ان کو آپس میں لایا ہوا ہے \*

لے (ترہات) ترہت کی تہو یعنی کہ اس \*

لے (لاطائیات) کی جمع یعنی فضول باتیں \*

از آن پُر شده و هیچ کس نه پرسیده که قدما  
از چه ماضی این سخن را گرفته اند و ستاده  
موبوم که وجود خارجی ندارد و چگونه شمس یا سعد  
می شود ؟

و عجیب ترین اینکه هنوز در تقویم هست  
ما نو پُر پُر و نو پوشیدن خوب است یا شاید  
یا حمام است و شربت مشرب شاید یا شاید  
از این جمله حرف است که نو بستند و یک  
عده ابله هم این عظمت ایمان آورده ، براس  
کار با ساعت سعد معین می کنند ؟

ما قبل این بحث اینکه نجوم به چه معنی  
گرفته می شود : بجه نجوم تحقیقی یعنی حساب  
محکم ستارگان و اوضاع و احوال آنها و تاثیر  
آن در انسان و وقت رویت که وقت و شوق  
و ساعت شبانه و عرض و طول بلدان و غیره  
و دیگر احکام نجوم یعنی حسابات و تاثیرات  
و برزخ و در حالت سعد و شمس و فلکی و انی

که انجمن نجومی : که در بیدار یا کپور کا شتا

که در حمام است : که در کرا : که در شرب : که در جلاب : که در



اگر مشعر باقی " در مجلس سلطان محمود غزنوی  
 اوقات عظیم غیب کرد، از دوسے نجوم - سلطان  
 از او پرسید کہ اگر راست ہے کوئی جگو میں از  
 کدام در آن ایں دریا بیرون خواہم رفت۔  
 "ابو مشعر" از دوسے احکام نجوم ایں مطلب  
 را استخراج کرد و در دوسے وقتہ نوشتہ زیر  
 فرش گذاشت۔ سلطان محسن اینکہ کذب او را  
 در مدعا سے خود اثبات کند، خیالی آنکہ لافکار  
 بیگہ از در پاسے موجود را فریبین کرد و بہ فرود  
 تا دیوار اطلاق را بشکافتند و دوسے نازہ انداز  
 کردند، و او از آن در بیرون رفت، و آنکہ  
 در قمہ را بیرون آورده دید، در آن نوشتہ شدہ  
 کہ سلطان از دوسے دیر، غیر از ایں دریا کہ  
 الآن مستعد، بیرون خواہد رفت، و آن در  
 مایوی مشرق و شمال احاطہ خواہد شد۔  
 شاید بسیاری از عوام الناس اہم یاد کرده  
 اند کہ "ابو مشعر" بیکہ چنین استخراج کردہ است  
 (دوسے) کا فائدہ لے رہے تھے (لافکار) ضرورہ تاکہ (دیوار اطلاق) ...  
 شکستہ ... انداز کر دیں (کرہ کی دیوار کو توڑ کر نیا دروازہ بنالیں)

در صورتی که این افسانہ از مجعولات است و معلوم نیست کہ "ابو مشعر" حضرت محمود را درک کرده باشد، و بر فرض آنکہ در مجلس اویا یکے از سلاطین سامانی، این مطلب اتفاق افتاده باشد، اول چیزے کہ بہ نظر آدمی متفکرے آید، این است کہ آل سلطان ہر کہ بلاؤ، با احتیاج کاٹے کہ بہ علم غیب داشتے، مثل ہمہ سلاطین و بلکہ ہمہ مردم، چہ طور شد کہ ملک روسے زمین را بشعر نہ کرد، و گنج ہائے ببقوسہ لیث را و سایر وقایع تحت الارض را استخراج نہ نموده، و خود "ابو مشعر" چہرا یا این علم سرشار و غیب گوئی کاہل خود تحصیل نہرہے نہ کرد کہ او را از خدمت سلاطین و پادشاهی بخت سے داد.

لیکن مفر ہائے انباشتہ استخراجات و ادہام کہ بہ تصدیق محالات مقتضا اند، پہنچ گاہ،

نہ در محمود را درک کردہ باشد (گو و کازمانہ پایا ہوا) لے (آدم منکر) سوچ والا آدمی و لے (وقایع... استخراج نہ نموده) زمین ہی گڑے ہوسے خیرانی نہ لکھ لے و لے (سز ہائے... ادہام) افسانوں اور ادہام سے ہے

جیسے دماغ سے لے (مقتضا اند) عادی ہی۔ لے (پہنچ گاہ) ہرگز۔ کبھی نہیں۔

در آنچه می شنوند ، فکر و تامل نمی کنند و لوازم  
آن را در نظر نمی گیرند ، هر چه غریب تر و  
خارج العادة تر باشد دود تر و بهتر مورد  
قبول آماں واقع می شود +

اگر یک نفر صنعت کار ادعا کند که  
من چاقو می سازم بهتر از چاقو می زننگی  
و محتاجم به بیست روپیہ که و سبیل شغل خود  
را تهیه کنم ، کسی اعتنا نمی کند ، لیکن اگر  
یک نفر فلندرز ، پوستین پلنگ بر دوش ، و  
بوتی عظیم حمایل ، و چوبی جنگلی بر خار و  
دست ، وارد شود و بگوید من حجرت حکما را  
شناخته ام و اکسیر می سازم که شش خود را  
برای طلا کردن و یک و سینی و کاسه و تقدیر  
و همه ظروف مستی شما کافی باشد ، ممکن است  
تمام گنج پلنگ خود را در راه او صرف کنند +

لکه (غریب تر) بہت عجیب +

لکه (بوتی عظیم حمایل) بہت بڑا سینک ، بجانے کا  
تکے میں لٹکاٹے ہوئے + لکه (حجرت حکما) سنگ پارس +

لکه (مایملک خود) اپنی ساری جائیداد +

و هر مرتبه که اکبر مذکور میبایست کند از نو تشریح  
 بکار کنند تا آنکه بنا به شست و شوی این بطن قطع  
 نمیکند و در وقت حال اکبر نمید شود که براسه طلا  
 کردن تمام میس باشد فلکست کائی باشد و بارش  
 است که در همان شب براسه و در وقت معضم  
 سفره کارم و نور و بارش است آید که حش  
 فرصت خدا حافظی هم ندارد و باز آنجا که دیگر  
 منتظر و در وقت دیگر است شود و بدان آنکه  
 هیچ با خود فکر کند که اگر این شخص را است  
 می کنند باین آسانی زهر خود را بکشد و او  
 باین وضع پرمیانی در رفتی نمی کند و چندی  
 بود که باین تشریح را بنویسد و می کند \*

همین است حال زمانی در ساج و کلیمه نویسی  
 و تبه عینیه و گویا که بطن این شخص از جلالیت  
 عامه استفاده کرده و افسانه باشد باین راه  
 باین روش و حالت که داده اند که حش و در وقت  
 خواندن اقامه نظر بکشد شهرت و تاثیر می کند  
 که در عین حال که باین راه و اثر است و آنکه در وقت قطع و در وقت  
 که در حال است باین راه و اثر است و آنکه در وقت قطع و در وقت

و بطور تقلید از این مطالب پیروی میکنند  
و یسا هستند که در حدود بر سه آئینده که دین  
هم براس اینها پیدا کنند - نجوم از حدود  
خرافات عامه بالا تر رفته و جزو خرافات و خجالی  
نگردید، بطوریکه که تقوای بزرگ از قبیل  
"شواجر الموصی" و "قبل از او" ابو مشیر بلخی  
و "گوشیار" و امثال آنها، کتاب یا نه این فن  
در شش اند، و بلکه خواسته اند این امر موافق  
نقبت قرائین علمی در آورده را و صحت آن بر سه  
آن توجیه کنند \*

از سجا معلوم می شود که فلان وضع  
مخصوص حلیف فلان نادیده مخصوص است  
و آنکه ما از تمام اوضاع علمی مطلع نیستیم  
و اند این همه سیارات و ثوابت که در آسمان  
است فقط هفت عدد را می شناسیم، آن  
هم بطور ناقص - پس چگونه می توانیم بگوئیم  
که از میان این همه کوکب فقط یک یا دو  
که دور حدود بر سه آئینده (کوشش کرده) می دانیم،

از پیر و سه (ثوابت) متعلق جو غیر محسوس حرکت کرتی ہیں \*



عدد موثر اند، و از میان اوضاع غیر منتهای  
که اینها بایک دیگر پیدا می کنند فقط چند  
وضع محدود موثر اند نه باقی اوضاع - اینجا  
بهم مطالب می رسید و می بینیم که به هیچ وجه  
قابل تصدیق نیست - یعنی در این گونه مطالب  
اگر همه حکما اجماع بر مطلبی کنند و همه دلیل  
قاطع در کار نباشد نمی شود به آن تصدیق  
کرد \*

نهایت امر این است که متبادرت به انکار  
هم نباید نمود بلکه اگر دلیل کافی نبود فردی  
می بایست که تصدیق می کنیم و نه تقلیدیم  
تا وقتی که دلیل قاطع بر نفی یا اثبات بدست  
آید \*

سید حسن طبسی

۱- (اوضاع غیر منتهای) غیر محدود حائلی که (نهایت امر این است)  
زیاده تر یا کم تر باشد و (متبادرت) نزاع  
۲- (فرد) مذکور \*

# اطفال غیر طبعی و مکاتیب معاون و المان

المان در تربیت اطفال استعداد و قابلیت  
فطری اطفال را یک مسئلہ و موضوع فہم تربیتی  
قرار دادہ است۔ حقیقتاً از نقطہ نظر تربیت  
مکمل نیست یک نمونہ تربیت برای ہمہ اطفال  
پیچیدہ واحد یہ پیشہ۔ بچوں اطفال کے ساتھ با  
ہمہ دیگر ہم سن ہستند فرق بزرگساز از حیث  
قوہ بدن، ہوش، فعالیت و قواسم باصرہ و  
سامع، در میان آہنہ مشاہدہ سے شود  
و ایں فرق با پیچیدہ تولد، رابٹ یا توائل

۱۔ (اطفال غیر طبعی) وہ بچہ جن میں کوئی جسمانی یا دماغی نقص ہو۔  
۲۔ (مکاتیب معاون) امادی درستہ ۳۔ (المان) برہمنی +  
۴۔ (یک نمونہ تربیت) ایک قسم کی تعلیم +  
۵۔ (خواہی نارہنی) عارضی دواؤں +

مارضی است +

این است کہ روغن نعیم و تربیت  
نظر بہ قابلیت و جاہریت ہر طبقہ با اصول  
نفسی ایجاد سے تالیف - ایتہ اطفالہ کہ  
در قابلیت مختلفہ سے باشند و سزاوار  
نہستند ، انہما را علیہا در یک کلاس و مطابق  
یک ہر دو گرام زرد این مخلوطہ از تمام آنہا  
یک ہر ہر یک و یک اندازہ تعالیفیت و تفریق  
انتظار داشتند - تا دیکہ در ہذا کتاب  
متعالمین تاہین نگرد و ممکن نیست  
با تکیہ اطفالہ علائقہ مند شود و بدین سبب  
انتہای کلاس یا و کسب تعقیب ہر دو گرام بیشتر  
نشدہ - و از طرف دیگر دقتیہ و انتہائی  
غیر طبیعی بیشتر مشغول شدہ و تالیف ہر دو

لہ ( ایجاد سے تالیف ) و انتہائی شدہ - اما از تعالیفیت ایک ہر دو  
سے اعمال و کلاس تلاش متعالمین ... نگرد و جب تک طالب متعالمین  
تاہین باحاطہ زمین اور فنی ہر سہ سے فرق نہ کر لیا جائے  
لہ ( ممکن نیست ... نمود ) تاہین کہ استادوں کو صیب سکھ سکھانے کے لئے  
کیا اسلئے مساوی طور پر ذرا ذرا کر دیا جائے کہ کلاس ( یا )  
جائزوں کی ترتیب لہ ( حسن تعقیب ہر دو گرام ) ( نعیم ) کی پابندی سے

کے دست و کلمہ بننا +

مسلم است، اطفالِ طبیعی کہ دارائے قابلیت  
و ذہن روشن ہستند، از سکتی و عدم  
پیش رفت در س بابوس و بیزار گردیده از  
ذوقِ طبیعی سے افتند، و اگر معلم مطابق  
میل و قابلیتِ اطفالِ طبیعی رفتار نماید در  
ہر کلاس یک دستہ ضعیف موجود سے شود  
کہ آہنا ہم رفتہ رفتہ ذوقِ تعلیم را کم کردہ  
و بالآخرہ یک قسمیہ ممتہ جامع ضایع و  
فلج سے گردد \*

بنیاء علیہ واجب است کہ در موضوع  
تعلیم عمومی، اطفالِ طبیعی را از اطفالِ غیر  
طبیعی تفویض نمایم، و یا اطفالِ در یک مدرسہ  
کلاس و پروگرام یا را مطابق قوائے آہنا  
مرتب نمایم \*

این موضوع ممتہ، از مدتہا ہا بہ این طرف

لے (عدم پیش رفت در س) سبق کی رکاوٹ ہے  
لے (یک قسمیہ.... گرد) ایک بڑا حصہ پبلک کا ضائع اور  
نکال ہو جاتا ہے \* لے (بنیاء علیہ) اسلئے \* لے (اکٹا) کم از کم \*  
لے (از مدتہا بہ این طرف) پڑنے وقتوں سے آج تک \*

در تمام دنیائے مستعمران ، تربیت شناسان را  
 مشغول نموده است ، و در آلمان ہم ، در  
 سال ۱۸۱۶ء به این طرف ، به اہمیت مسئلہ  
 پچہ بردہ ، در ہمیں تاریخ در شہر "زالسبورگ"  
 یک مدرسہ برائے اطفال غیر طبیعی ، تاسیس  
 کردند ، و بعد از سال ۱۸۵۷ء از این قبیل مکاتب  
 در تمام ممالک آلمان عمومیت پیدا کردہ ،  
 و امروز آلمان دارائے دویست و سی باسہ  
 مکاتب ، اطفال غیر طبیعی ، است کہ در این  
 مکاتب قریب بہ سی ہزار محصل ، اُنات و  
 ذکور ، تحصیل مے نمایند ۔

"اطفال غیر طبیعی ، آہنما ہستند کہ از موقع  
 تولد و یا از طفولیت ، در نتیجہ یک عارضہ  
 فکری یا بدنی از حیث ذکاوت و غیرہ با ہم سن  
 ہائے خود نشان مساوی نباشند ، احمق ہا ، ابلہ ہا ،

لہ (پچہ بردہ) ، تہ لگا کر ، تہ کو پہنچ کر ۔

لہ (محصل اُنات و ذکور) طالب علم لڑکیاں اور

لڑکے ۔

لہ (فکری یا بدنی) دماغی یا جسمانی ۔

منحوط ہا، متبیل ہا، نزدیک بین ہا، و آہنا بیسکہ  
سقل سامع دارند عموماً ”اطفال غیر طبیعی“  
محبوب سے شونہ۔ ولے کر ہا، کور ہا، و  
لال ہا از ”اطفال غیر طبیعی“ محبوب سے شونہ  
و اینہا را در مدارس مخصوصہ دیگر تربیت  
سے نمایند۔

حالا باید نمید بہ چہ قسم اطفال طبیعی را  
از ”غیر طبیعی“ تفریق و تمیز سے نمایند۔  
موفے کہ اطفال را بہ مدرسہ سے آورند،  
اولاً یک معاینہ دقیق طبی بہ عمل آور وہ،  
مطلوب و عدم معلولیت آہنا را تعیین نمودہ  
بعد بعضے سوال ہاے مخصوصہ دادہ، و  
اجراے بعضے تجربیات سے کہ در فرا خور قطعاً  
بین اطفال باشد خواستار سے شونہ۔ نظر  
بہ یک تحقیقات محکمے، بعضے کتب و رسالہ ہا  
در موضوع امتحان اطفال طبع و نشر شدہ

لے زنبیل، صحت و لے (سقل سامع دارند) کان سے کم سننے ہیں و لے (لال)  
گونگ و لے (معلول و عدم معلولیت) بیماری اور صحت و لے (تحقیقات محکمے)  
مکمل تحقیقات و لے (طبع و نشر شدہ است) چھاپ کر شایع کیے گئے ہیں۔

است۔ در این صورت آطفالے کہ امتحان  
درود مدرسہ راستے و ہند، سوالات و عملیات  
کاملًا موافق استعداد یک طفل طبیعی مرتب  
مے شود بدین وسیلہ، از جواب ہائیکہ اطفال  
مے دہند، کاملًا طبیعی و "غیر طبیعی" بودن  
آہنما معلوم میشود۔

این امتحان و تجربہ ہائے روحی در ذہن  
و حائظہ و معرفت انتقال و احساسات ہر طفل  
یکساں مقیاس و معیار کاملے تشکیل میدہد۔  
مکاتبہ کہ مخصوص "اطفال غیر طبیعی" است  
عموماً یہ اہم "مکاتبہ معاون" نامیدہ مے شود  
تدریسات این قبیل مدارس تقریباً مانند مدارس  
ابتدائی است، فقط نظر بدرجہ متعین و  
معلومیست، سہولیات، ساعات درس نسبتاً کمتر  
و پروگرام یا بسیط و مختصر است۔ اشتغال

۱۔ امتحان درود (دانشے کا امتحان)۔  
۲۔ مقیاس و معیار کاملے (میدہد) اور اندازہ اور تخمینہ قائم کرنا ہے۔  
۳۔ معاونیت (تخصیص) طالب علموں کی بیماری۔  
۴۔ بسیط و سادہ (اشتغال یومیہ) روزانہ کام۔

یومیہ از چہار ساعت تجاوز نمی کند و حتی  
بعضی از مختصین از یک قسمت دروس بشکی  
معارف می شوند، و در ہر کلاس ہم عدد  
مختصین محدود است، مثلاً مکاتیب معاونین  
کہ مخصوص اطفال قصیر البصر و ثقیل السامع  
است در ہر کلاس بیشتر از وہ نفر مختص  
نیاید باشد۔

اصول تدریس "اطفال غیر طبیعی" یا کہ  
مجاہدات ذوقی اجراء سے شود کہ اطفال با  
شوق و شغف میل بہ تحصیل نموده رفتہ رفتہ  
قواسم دماغی آنها ترقی دہ سے گردے۔  
اگر شخصے در برین وارد مکاتیب معاونین  
آہنی ہا و آبلہ ہا شدہ از کلاس پائین تر  
شروع بہ تدریقات نماید، خواہد دید کہ در  
کلاس ہا سے او سے یک عدد اطفال نشستہ  
اند کہ فقط نمونہ نظام طبیعت، و سیما سے  
بد بخشی بشریت را تشکیل دہند۔

۱۔ (قصیر البصر) کم نظر ۲۔ (ثقیل السامع) کالوں سے اونچا سننے والے ۳۔ (کے  
راہیک... سے شود) پر لطف الفاظیں جاری ہوتا ہے ۴۔ (نرمید گرد) زیادہ ہوتے

جاتے ہیں ۵۔ (نور نظام طبیعت) قدرت کے ظلم کے نمونے ۶۔



کلمہ ہائے کج و منحوج ، دہان ہائے باز ، چشم  
ہائے کم نور و ..... بعضے انہا گریہ و  
بعضے قہقہہ سے رزند۔ اگر اسم آہنا را پرسی  
نہ داند ، تادہ نہ تواند بہ شمارند ۔

وے ہیں تاثرات ، در گردش کلاہائے  
بالا نز ، رفتہ رفتہ از شما زایل سے شود ۔  
وقتیکہ بہ کلاہ آخر سے رسید ، عوض آں  
منظر بد بختی و آں نظر ہائے آبلہ و چہرہ ہائے  
محبوب ، یک عدہ اطفال خواہید دید کہ  
دارائے رفتار منظم و نگاہ ہائے مربع و  
چالاک بودہ در تمام جزئیات زندگانی طبیعی  
سے باشند ، و ایں خارقہ ہا فقط محصول  
اشباع فن تربیت و تعلیم است ۔

در نتیجہ ایں اہتمامات ، اگر اعداد شمار  
”مکاتب معارف“ را تدقیق نماید ، خواہید  
دید کہ در مملکت آلمان ”اطفال غیر طبیعی“

لہ دکلہ ہائے ..... پیرھی ترچی شکلیں ہلہ (عمن ....) اس پر فہمی  
کے نظارے کی بجائے ہلہ (دایں خارقہ ....) اور یہ غیر معمولی ترقی صرف  
فن تربیت و تعلیم کی پیروی کا نتیجہ ہے ۔

ہفتاد و پنج در صد، کاملاً بہ زندگانی طبعی  
 عودت نمودہ ، و پانزدہ در صد بہ نتیجہ نزدیک تر  
 گردیدہ ، فقط دہ در صد برابر قابلیت  
 نہ نمودہ اند \*

در میان ”مکاتب معاون“ یک قسم  
 دارے نیز موجود است کہ باسم ”مکاتب  
 ہوائے باز“ نامیدہ مے شوند۔ ”مکاتب  
 ہوائے باز“ برائے اطفال مخصوص است کہ  
 دارائے امراض عصبانی، قلب، جگر، یا  
 مستعدِ سیل مے باشند۔ این قبیل مدارس،  
 عموماً در خارج شہر ہا، در جنگل ہا و در  
 نقاط ہستند کہ دارائے ہوائے صاف و  
 جید است۔ این قبیل مدارس مامورِ ایضاً  
 دو وظیفہ مهم است :- تربیت بدنی و  
 فکری \*

”تربیت فکری“ :- درس ہا عموماً در میان

لے (عودت نمودہ) لوٹ آئے ہیں \*

۱۔ (مکاتب .. باز) کھلی ہوا والے اسکول،

۲۔ (مامور .. است) دو اہم فرائض پورے کرنے ہیں \* ۱۔ (فکری) دماغی،

جنگل یا در کنار روڈ قائم یا، بایک پروگرام  
مخصوص و مفید سے اجراء سے گردو - تعلیم  
اِس مدارس، مخصوصاً با صورتِ بشاش، در  
تربیتِ فکرِ اطفال سے کوشش - وے مدت  
تعلیم روزانہ از دو ساعت و نیم تجاوز نہ  
کند۔

”تربیتِ بدنی“۔ اطفال آٹھ روز سے بیچ  
مرتبہ خوراک دادہ و بعد از غذا ہا، روزانہ  
آٹھ دو ساعت در صندلی ہاسے راحتی،  
در ہواسے باز استراحت بخشیدہ سے خواہند  
در خارج از ساعت درس، اطفال را یا  
کار ہاسے دستی و باغبانی مشغول نموده، و  
ہر روز مطابق دستورِ اعلیٰ طبیب، یک  
مرتبہ یا آب گرم یا سرد حمام سے برند۔  
ادیب الممالک

لے (روڈ قائم) دریا ۔

لے (صورت) چہرہ ۔

لے (صندلی ہاسے راحتی) آرام کریاں ۔

## دوره زندگانی

از روئیدن گیا ہے تا خشکیدن آن، از  
جنیدن حیوانے تا مردن آن، زندگی نبات  
و حیوان نامیده می شود۔ انسان نوعی از  
حیوان است، اگر اہل است آہلی و اگر  
نا اہل است وحشی +

زندگانی انسان از نقطہ نظر طبیعی تقسیم  
می گردد: بہ کووکی، جوانی، سال خوروی  
و پیری، و از نقطہ نظر اخلاقی، بہ پیری  
در جوانی، جوانی در جوانی، پیری در پیری  
و جوانی در پیری، و از نقطہ نظر اجتماعی  
بہ زندگانی تنہا و زندگانی با غیر، و از  
نقطہ نظر تکلیفی بہ زندگانی علمی و زندگانی  
عملی +

پیش از شروع بہ مطلب و بیان ہر یک  
از تقسیمات مذکورہ جوہرہ آچہ فکر مراستگیر

لہ (تکلیفی)، زائن + لہ (جوہر) لب اہاب +

منودہ در یکے فراز مے آورم و مے گویم :-  
 سعادتمند کسے است کہ قسمتِ اوّل زندگائی  
 خود را صرف خوش بختی قسمتِ دوم منودہ  
 باشد :-

## کودکی یا قسمتِ اوّل زندگانی

طفل در این عالم قدم مے گذارد با لازم  
 ہائے شش گانہ ، خوردن ، آشامیدن ، محضن ،  
 بیداری ، جنبیدن و آرام بودن ، این شش  
 احتیاج از او جدا نغے گردند مگر با آرزوین  
 نفس زندگانی +

لہ (در یک فراز مے آورم) پیش نظر لاتا ہوں +  
 لہ (سعادتمند) کامیاب +  
 لہ (قسمت) حصہ + لہ (لازم ہائے) احتیاجیں +

در این اختیارات انسان با دیگر حیوانات  
 شریک است و او را خصایصی است کہ  
 بتدریج در وجود او ہویدا می گردند۔ انسان  
 در آغاز ولادت دارای پارہ از خصایص  
 است بے آتمکہ دارای حید آں بودہ باشد۔  
 مثلاً می گردید بے آتمکہ بخندد ، احساس درد  
 می کند بے آتمکہ احساس سلامت نمودہ باشد  
 طفل در آغاز زندگانی پیش از ہمہ چیز  
 با پستان مادر آشنا می گردد کہ طبیعت او  
 را باین آشنائی تا بہنگام مقہور می نمایند۔  
 و چون خواہد صورت محوسات را بشناسد  
 پیش از ہمہ چیز صورت مادر را تمیز  
 می دہد \*

کم کم احساسات او قوت گرفته صدا می  
 مادر را از دیگر صداہا می شناسد ، ہر دو قتر  
 او را از یک دیگر تمیز می دہد ، و میان  
 تلخ و شیرین فرق می گذارد \*

بہ آشنائی... می نمایند ، بے وقت کی آشنائی پر مجبور کرتی ہے یعنی احساس  
 نہیں بلکہ فطرتاً سے پسند کرتا ہے \* (کم کم) رفتہ رفتہ \*

رفتہ رفتہ زبان باز سے کند - ہرچہ را  
 شنیدہ سے گوید و شروع بہ گفتن سے کند  
 ان کلمات یک صدائی گرچہ داراے دو حرف  
 باشد مثلاً یہ ، مہ ، بعد ازاں بہ دو صدائی  
 گرچہ داراے چار حرف باشد مانند یہ ،  
 مہ ، بابا ، ماما - بے آنکہ بتواند بہ کلمات  
 سہ حرفی تلفظ نماید گرچہ داراے یک صدی  
 متحرک باشد مانند شیر ، مہر یا دو صدی  
 مانند شکر ، پدر و ان زبان سے قیاس  
 قواسم دیگر او را قواں گرفتار

وہ ایں مرحلہ زندگی آغوش مادر و بستان  
 آموز گاہ می طفل است ، نہ تنہا و بستان  
 آموز گاہی بلکہ اول مرکز سعادت و شقاوت  
 او است ، اول مرحلہ خوش بختی و بد بختی  
 او - پس اگر باین نظر بگوئیم ایں منزل  
 خطرناک ترین منزل ہائے زندگی است ،  
 خطرات تکفہ ایم

وہ ایں مرحلہ است کہ صحیفہ خاطر طفل  
 مانند آئینہ مصفا است و برابر صورت

زشت و زیبا یا مانند صفحہ عکس است  
در مقابل تمام اشیا \*

اینجا است کہ اگر دیدہ او خوش دید  
خوش بین مے شود و اگر بد دید بد بین -  
اگر گوش او حق شنید حق شنو و اگر باطل  
شنید باطل شنو مے گردد \*

اینجا است کہ گوش با زبان مے نماید ہاں  
معاملہ را کہ دیدہ با دل مے کند - یعنی زبان  
مے گوید نہ گوش نشود - چنانکہ دل مے خواہد  
تا دیدہ نہ بیند \*

بچے کہ مادر زاد لال مادر زاد است ضرورہ  
چہ اگر شنیدہ بود مے گفت - پس زبانے کہ  
در راست گوئی او نجات و در دروغ گوئی  
او ہلاکت است در این مرحلہ ثابت مے  
شود کہ گناہش بگردن گوش است چنانکہ  
گناہ گوش بگردن زبان است - زبان ہم  
ظالم است و ہم مظلوم و این خصایص  
زبان است \*

از چشم و گوش و زبان گفتیم، و آنہا را



بمتمیزه سه رکن از ارکان خوش بختی و بد بختی  
شماردیم و چهارمین که مهتریں آنها است  
ناگفته ماند، و آن قلب است که در این  
خانه عرشی و فرشی، جسمانی و روحانی، زمینی  
و آسمانی بادشاہی حقیقی مے نماید \*

با این همه قلب ہم در این مرحله دریافت  
نمے کند سعادت و شقاوت خود را مگر  
بواسطه چشم و گوش و زبان که اگر خوش  
بختانه شروع به زندگانی کردند او میرسد سعادت  
خویش و اگر در بد بختی ماندند او نیز دو چار  
شقاوت مے گردد \*

بنیجه آنکه سعادت انسان به پاکئی قلب او  
ست و پاکئی قلب مربوط به پاکئی چشم و  
گوش و زبان و پاکئی این سه کاملاً مربوط است  
به لیاقت آغوش مادر \*

باید دانست که طفل در آغاز زندگانی  
فرامے گیرد رفتار را و در نژاد آنکه گفتار را  
فرامگیرد - چنانکه مے بینیم مادر یا دیگرے در

لے دریافت نمے کند، حاصل نہیں کرنا مے (مربوط) و اینست \*

برابر دیدہ طفل چند ماہہ انگشتان خود را  
حرکت سے دہد و یہ زمانے کہ وارد بیا بیا  
سے گوید۔ روزے دو بخے گزرد کہ طفل  
تقلید سے کند رفتار مادر را بے آنکہ بتواند  
لغت او را ادا نماید \*

و ہم باید داشت کہ طفل در ابتدای  
نشو و نما کہ لوح خاطرش قابل پذیرفتن ہرگونہ  
نقش و نگار زشت و زیبا است ہر نقشے را  
کہ پیش از ہمہ پذیرفت نقش اصلی و رسم  
حقیقی سے گمرد و محو نمودن آن از لوح خاطر  
و سے مشکل سے شود \*

و بالجملہ در ایں دہنان طبیعی آفتاباٹ اولیہ  
طفل را در گفتار و رفتار و نکتہ ہائے نفسانی  
و اختیارات علی ہم رنگ خالوادہ سے سازد  
کہ در آن دیدہ کشودہ ، گوش فرا دادہ و زبان  
باز نمودہ \*

فرض سے نمایم دو طفل را از دو ملت  
مختلف بعد از ولادت ، بے فاصلہ تبدیل محل  
نمایند۔ پس از آنکہ ادراکات آنہا استغلا

لے (بے فاصلہ) فوراً بے (اوراکات آنہا) ایسکے حاصل کردہ خیالات \*

یافت غالباً مشاہدہ سے شود کہ ہر یکک منصف  
شدہ است بہ خانوادہ کہ در آن نشو و نما نموده  
است و طبیعت دوم در وجود آہنہ حکمرانی  
مے نماید \*

طفل در احوال نشو و نما و اکتسابات طبیعی  
باقی است تا آن ہنگام کہ پایستہ بدست تعلیم  
و تربیت سپردہ شود ، اینجا دو صورت حاصل  
مے گردد ، یکے آنکہ طفل بمکتب کسب کمال  
وارد گردد و دیگر آنکہ بحالہ حوامیت باقی بماند  
در صورت دوم حیوانستہ است گویندہ کہ اگر  
در مکتب آغوش مادر نیکو تربیت یافتہ خوش  
رفتار ، بے آزاد ، برو بار و فرمانبردار است  
و گرنہ شرور ، مضروب ، حریص ، شجاع و مردم آزاد  
اول بے ضرر و کم منفعت و دوم بے منفعت  
و پر ضرر خواهد بود \*

و اگر بدست تعلیم و تربیت سپردہ شود ،  
ممکن است زبان معلم چراغ عقل او را  
روشن کند و دست مربی اخلاق دس را مہذب  
نماید \*

اما باز بشرط آنکه بنای تعلیم و تربیت  
رُوس اساس حسن پرورش و در کشت  
آغوش مادر گذارده شود، وگرنه نمی توان گفت  
که دست آموزگاری و پرورش افزائی بتواند  
ملکه های ناپسندیده را که در آغوش مادر  
فراگرفته و براس او مانند طبیعت دوم شده  
بکلی محو نماید \*

بلکه غالباً دست آموزگاری برشت و زیبا  
هر دو دوسه دبد و نیک و بد هر دو سا  
می پروراند و آنچه را را آنچه را تر می  
سازد. علی الخصوص که منضم به حسن پرورش  
با قوتی هم نبوده باشد \*

دیدہ شدہ است کہ اخلاق ناپسندیدہ  
رسوخ یافتہ در وجود طفلہ از طریقہ دست تعلیم  
و تربیت ہاے گوناگون مانند بادام تلخ شکر  
آلودہ باطن خود را آشکارا می سازد و در  
طی نمودن مسافت تعلیم و تربیت مسموم فساد

لے (آنجنان... میسازد) بد کو بہ تر بنا دیتا ہے \* لے (منضم) چسپان \*  
لے (رسوخ یافتہ) سرایت کئے ہوئے \* لے (دہر دست) ماتحت \*

اُو قوتِ جبرِ فتنہ چرائے پیشِ پایے شرارت  
 دے افر و خفتے مے گرد دہ +  
 نتیجہ آنکہ نیکو در آمدنِ طفل از مکتبِ  
 آغوشِ مادر و پیمودنِ وے یک قسمت  
 از مکتبِ آلتسابی نا بہ ہمیمہٗ حُسنِ تربیت  
 مبدئِ سعادت و خوش بختی انسان است +  
 مدتِ این دورہٗ زندگانی از ہنگامِ ولادت  
 است تا رسیدنِ بختِ بلوغ و رُشد کہ ما  
 اُس را کودکی نامیدیم -

## جوانی

یا

## قسمتِ دومِ زندگانی

دو طفل از سرحدِ زندگانی گذشتہ قدم  
 بہ عرصہٗ جوانی مے گزارند، صاحبِ تکلیف  
 و راسِ مستقل مے گردند +

لہ (صاحبِ تکلیف) نیک و بد کے ذمہ دار +

آنکہ انسان جوان است بہ اقل سعادت  
 کہ برے خورد این است کہ مے فہمہ بزرگتر  
 سرمایہ اُد وقت اُدست و احساس مے کند  
 کہ وقت از دست رفتہ ہرگز بدست نئے آید  
 آنگاہ سرمایہ پُر ہمارے خود را چہار قسمت  
 نمودہ ، شتمنے را برائے رفع احتیاجات  
 شش گانہ ضروریہ مے گذارد و شتمنے را  
 صرف کسب معاش مے کند ، شمت سوم  
 را بہ تحصیل علم و عمل یا تکمیل حرفت و  
 صنعت مے پردازد ، و در شمت چہارم از  
 تفریحات طبیعی و لذت ہائے روحانی و جسمانی  
 در دائرہ اعتدال عقلانی بہرہ مند مے گردد +  
 و چوں از وقت سخن گفتیم روا باشد  
 بگوئیم گرچہ نقد عمر را قیاس بہ مال نتوان  
 کرد ولے میتوان بہ وے مثل آورد و گفت  
 شخص غایت اندیش در عین دارائی روزگار  
 تنہی دستی خود را بدقت مے بیند و در

لے (در عین دارائی) جبکہ سب کچھ اس کے پاس ہو +  
 لے (بدقت مے بیند) خود سے دیکھتا ہے +

مصرف نمودن نقدینہ وافر حساب روزگار  
در ماندگی را نمودہ ہماں اندیشہ و احتیاط را  
مے کند کہ در جزئی باقی ماندہ آل نقدینہ  
مے نماید \*

روشن تر آنکہ شخص داراے نقدینہ بسیار  
اگر عاقبت اندیش نباشد در صرف نمودن نقدینہ  
جزئی دستش مخے لہزد و احتیاط مخے کند،  
ولے چوں ہماں نقدینہ نزدیک بہ تمام  
شدن رسید در بمصرف رسانیدن جزئی آل  
احتیاط مے کند و اندیشہ وافر مے نماید \*

چوں دانا در عنفوان جوانی در بکار بردن  
وقت عزیز خود ہماں احتیاط و اندیشہ را مے  
کند کہ پیر جاہل در ایام آخرت بن زندگانی خود  
مے نماید، یعنی فریب غرور جوانی را نخوردہ  
روز بلکہ ساعت از عمر گراں ہماں خود را  
بے عوض مخے گذارد و بیمودہ مصرف مخے  
نماید \*

لے دوچہ جزئی، تنواری سی رقم، لے (بے عوض مخے گذارد)  
اس کے بدلے میں کچھ لئے بغیر نہیں رہتا \*

دیگر آنکه انسان جوان یا جوان دانا بزرگتر  
 سعادت می یابد بدست آوردن رفیق  
 دانا که مهربان است که در احوال مختلفه و  
 در شدايد روزگار او را مدد برساند، گاه و  
 بیگاه بخدمت، بمقدم، مولی و محرم و در  
 مختلفه دوران شریک غم و الم او بوده  
 باشد، پیش رو آئینه باشد که بنمایاند عیب  
 و نقص او را و پشت سر در حمایتش  
 مانند سپر گردد و چه باشد که از گفته های  
 خویش شغری در این مقام شاید آورد  
 از چپه اکسیر اعظم با هزاران حد و جهد  
 این جهان را از برادر گم بگردی سر بسر  
 بهتر از یار موافق می نیابد یا بی کوفت  
 پیش رو آئینه باشد پشت سر گردد سپر  
 بلی انسان پیش از همه چیز حاجتمند رفیق شفیق  
 است +

و باجمله انسان جوان در دوره جوانی قوت  
 های مادی و معنوی خود را به کمال می رساند  
 از طراوت عهد شباب بهره می برد، اساس



سعادت خود را برای قیمت های دیگر عمر  
بلکه برای آنکه از وی باز می ماند محکم  
می سازد :- و این است معنی پیری در  
جوانی از نکته نظر اخلاقی \*

جوان دوم آنکه در کسب آغوش مادر تربیت  
نیکی نیافت و تحصیلات وی (اگر آکنشانی کرده  
باشد) بجای نفع ضرر بخشیده و اخلاق ناپسندیده  
او را قوت داده است، چوں قدم به عرصه  
جوانی بگذارد و خود را به نیاز از پدر و مادر  
به بیست مغرور گشته هر از اطاعت ایشان  
به پیچید و هر چه بدست آورد در شمار نادانی  
ببازد، بد بختی را برای خود و رسوائی را  
برای خانواده اش تدارک نماید \*

و این است معنی جوانی در جوانی از  
نقطه نظر اخلاقی \*

پدر و مادر هم در این حال هر چه می بینند  
نتیجه بدی تربیت های اولیه است که  
به طفل خود روا داشته اند و خود کرده را  
تدبیر نیست \*

در این مرحله چیزے کے لئے تواند جوان  
مغزور را تا یک درجہ از خواب غفلت بیدار  
کند اول شداید روزگار است کہ ہوا و  
ہوسہا را از سر او دور نماید و دیگر رفیق  
دائے است کہ بہ حسن معاشرت رفتہ رفتہ  
او را بہ ہوش آرد و تصرفے در اخلاقی  
او بنماید۔ گرچہ ملکات رسوخ یافتہ تغییر  
ناپذیر است۔ مدت این زندگانی از حد  
بلوغ است تا سن وقوف یا سی سالگی \*  
در این جا سخن ناگفتہ ماند کہ مارا مجبور  
بہ بازگشت نمودن باغایہ این قسمت از  
زندگانی مے نماید \*

و آل سخن این است کہ چون طفل  
بحد بلوغ و رشد رسید و دورہ بے اختیار  
او سپری شد یعنی دارائے راے مستقل  
گردید، ممکن است بواسطہ غضب شدن

لے (تصرفے) تبدیلی لے (ملکات ... ناپذیر است) پختہ عادتیں تبدیل

نہیں ہوا کرتیں \* لے (پہری شد) ختم ہو گیا \*

لے (بواسطہ) بہ سبب \*

بعضی از حقوق او بہ بدبختی بزرگے بر خورد  
کہ تا آخر عمر دہانش دامگیر او و خاوادہ گذشتہ  
و آئینہ اش گردد \*  
و این سخن را بہ سہ کلمہ ذیل عنوان  
مے نمایم :-

## یعنی غصب حق اطفال

ایں سہ کلمہ گرچہ بہ نظر سہل و سادہ  
مے آید و لے چوں بہ کنش بر خوریم و  
بہ نظر دقت بہ آہنا بتکریم خواہیم دید کہ  
مے تواند یکیشہ تمام بدبختی ہا بودہ باشد \*  
بلے در عالم اجتماعی رسیدن اطفال  
بہ حقوق مشروعہ خویش سرچشمہ سعادت  
است و مغضوب شدن حقوق آہنا پایہ و  
مایہ بدبختی و شقاوت \*

و در میان حقوق اطفال دو حق از ہمہ  
قیم تر است کہ غصب شدن آہنا در خویش

لہ (بہ بدبختی بزرگے بر خورد) ایک بڑی بدبختی سے دوچار ہو جائے \* لہ (کنش بر خوریم)

اسکی بدبختی پیچیدہ \* لہ (نظر دقت) غور کی نگاہ \* لہ (ریشہ) جڑ \*

بختی و بد بختی ایشان مدخلیت محم وارد و  
 اول حق رسوت و حرفت است کہ چون  
 طفل دارے اختیار و صاحب رائے مستقل  
 گردید در انتخاب رسوت و حرفت آزاد باشد  
 و بیچ قوه او را بہ در برہ کہ دن جامہ موروئی و  
 پیروی نمودن از حرفت پدری مجبور نہ نماید و  
 کہ اگر در این مورو میل اولیائے اطفال  
 یا ملاحظات دیگر طفل را مجبور بہ رسوت و  
 حرفت موروئی کند این مجبوریت نہ تنها کودک  
 بیچارہ را دو چار بد بختی مے نماید بلکہ بسا  
 مے شود کہ رسوای را بہ خالوادہ او جلب  
 مے کند و شاید در کشاکش حوادث دہر  
 بہ اساس قومیت و ملیت ہم خلل مے رساندہ  
 چہ بسیار مے شود کہ میل طبیعی طفل  
 بغیر رسوت و حرفت موروئی است ، طبع او  
 برائے آن رسوت سادہ گار نیست و دماغ او  
 برائے آن حرفت ساختہ نہ شدہ است و  
 شغل برائے شخص نامناسب و شخص برائے  
 کار نا اہل ، و کیفیت نداند فساد بزرگ این کار را

لہ رسوت و حرفت ( لباس اور پیشہ ) لہ ( چہ ) کیونکہ لہ ( میل طبیعی ) قدرتی رحمت و

در عالم اجتماعی - بے اختلاف سلیقہ ہا و طبیعت ہا  
مانند اختلاف صورت ہا و خلقت ہا است \*  
پس بر اولیائے اطفال است کہ در آغاز  
جوانی حق اختیار نمودن کیوت و حرقت را  
از تفرسان خود غضب نہ نمایند، آہا را  
بحق خود برسانند، آبروے خاواذہ را  
محفوظ دارند و شاید تحصیل شرف ہم بنمایند  
زیرا کہ طفل چوں در انتخاب کیوت و  
حرقت آزاد شد یا جامہ موردی را اختیار  
کند و حرقت پدری را پیروی سے نماید  
کہ ہرنگ خاواذہ است \*

و اگر تعینیر و تبدیل داد یا بہ کیوت  
و حرقت محترم ترے تبدیل سے دہد یا بہ پست  
تر، اگر پست تر شد تا اہل از خاواذہ بیروں  
رفتہ آبروے خاواذہ محفوظ ماند و اگر بہتر  
و بالا تر شد در سے از شرافت و افتخار  
بہ رُوے خاواذہ کشودہ گشتہ است - و ہم  
بہ اساس اجتماعی خدمت شدہ زیرا کہ کار  
بہ اہل خود و اہل بہ کار خویش رسیدہ است \*

کیسے تصور نکلتا کہ مے خواہیم اختلاف  
 کیسوت و حرقت را در بلندی و پستی مقام  
 افراد ملت بدخلیت بدہم نہ، زیرا کہ کیسوت ہا  
 و حرقت ہا ہمہ در جائے خود احترام دارند  
 و در عالم اجتماعی وضع و شریف یکساں  
 اند، شرافت موروثی لغو است تقدیم تقدیم  
 فضلی است و امتیاز تنہا بہ دانشمندی و پرہیزگاری  
 و تا اصل مطلب را روشن تر نموده  
 باشیم مے نویسیم کہ اگر در احوال اجتماعی  
 خود بدیدہ بصیرت نظر نماییم خواہیم دید کہ  
 اغلب علمائے بزرگ روحانی مثلاً کہ مصدر  
 خدمات ہم بہ دین و ملت بنشدہ اند شرافت  
 اول سلسلہ بودن را دارا بودہ اند و  
 ہمچنین بسیاری از مردان بزرگ از اباب  
 قنمشر و قلم و غیرہ کہ خدمات بزرگ نمودہ اند  
 در کیسوت و حرقت خود اول سلسلہ مے باشندہ  
 و از طرف دیگر ملاحظہ مے کنیم از وجود

لہ (در عالم اجتماعی) قوی حیثیت سے + لہ (تقدم فضلی) علمی برتری +

لہ (شرافت) ... بودہ اند یعنی لباس اوریشہ کے لحاظ سے وہ ابتدائی یعنی ادنیٰ حالت ہیں۔

تا اہل در کسوت و حرفت موروئی چه بدبختی ما  
شامل حال قوم شدہ و مے شود و چه خیانت ما  
یہ دولت و ملت نمودہ و مے نمایند +

پس روحانی زادہ نباید جبراً روحانی گردد  
و امیر و دبیر زادہ نباید قہراً امیر و دبیر  
شود۔ فرزند طبیب چه لازم است کہ حتماً  
طبیب گردد، تاجرو کاسب زادہ را کہ گفتہ  
است کہ حکماً باید تاجر و کاسب باشند +

مولائے متقیان مے فرماید تربیت تکبید  
اولاد خود را بہ تربیت خویش لیرا آنها خلق  
شدہ اند برلے زمانے غیر از زمان شما +

نتیجہ سخن را خطاب بہ پدران دانشمند  
نمودہ مے گوئیم، اے ابا و کرام اگر اولاد  
خود را دوست میدارید، اگر یہ کسوت و  
حرفت خود علاقہ دارید، اگر شرافت عالم  
اجتماعی را محترم مے شمارید حق مشروع  
اولاد خود را غصب نکنید و آنها را مجبور

لہ (در کسوت.... موروئی) یہ اشارہ ہے آسودہ حال لوگوں کی طرف + لہ (روحانی زادہ)

یعنی مولوی کا بیٹا + لہ (مولائے متقیان) حضرت علی + لہ (علاقہ) دلچسپی +

نہ غماںید کہ حکماً در کسوت و حرفت شما در آئیدہ  
 آنچه گفتہ شد، با مسئلہ بیرون رفتن از  
 دلیلی کہ مذموم است، منافی نیست، بلکہ  
 ہماں مسئلہ را بہ حقیقت تائید مے نماید۔  
 دیگر حق فہم جوانان کہ ممکن است مقصوب  
 گردد و روزگار زندگانی آہنا را تیرہ و تار  
 نماید و بہ ارکان عالم اجتماعی خلل برساند  
 حق زنا شونی است و آن در موقع تبدیل  
 زندگانی تنہا است بہ زندگانی با غیر کہ ما  
 در اوّل مقالہ تعبیر کردیم بہ تقسیم زندگانی  
 از نقطہ نظر اجتماعی۔

تا آن ہنگام کہ شخص بہ تنہائی زندگانی  
 مے نماید یعنی خانوادہ تشکیل دادہ و ہمیشہ  
 اختیار نہ نمودہ است خیر و شر زندگانی او بخود  
 و خانوادہ کہ در آن زیست مے نماید میرسد۔  
 انا چوں در قسمت دوم زندگانی از نقطہ  
 نظر اجتماعی قدم نہاد و شریکے برائے خود

لے (دلی) مدود - اندازہ - دائرہ ۔

لے (اول) شروع - آغاز ۔ لے (ہمس) بیوی - زوجہ ۔



اختیار کرد و غیر و شر او از خود و خانواده اش  
تجاوز کرده به دیگرے سرایت میکند و دست  
این تجاوز به دامن عالم اجتماعی میرسد و بلکه  
با سعادت و شقاوت دنیا راه پیدا میکند \*

بله سعادت دنیا به سعادت ملت ها است  
و سعادت ملت ها به سعادت قوم ها و سعادت  
قوم ها به سعادت قبیله ها و سعادت قبیله ها  
به سعادت خانواده ها و سعادت خانوادگی حاصل  
میشود مگر به حسن تشکیل خانواده و حسن  
تشکیل خانواده مربوط است به حسن انتخاب  
تشکیل کنندگان و حسن انتخاب با مقنوریت و  
مجبوریت صورت نه پذیرد \*

السان جوان که خواهد از عالم تنهایی برهد  
و در عرصه زندگانی با غیر قدم بگذارد نخستین  
باید بحکمت از عقل و رشد، رسیده باشد که  
که خود معنی این تبدیل زندگانی را احساس  
نماید و ثمره مشروع آن را درک کند، بفهمد  
نقشه بقیه زندگانی خود را چگونه میکشد،

له (سعادت و شقاوت) جهانی، برای \* له (درک کند) منجم \*

رشته آسایش خویش را بکجا متصل می نماید،  
 با کسی همسر نمی شود، چه کس را در زندگانی  
 عزیز خود شرکت می دهد و با جمله گوهر گراں  
 بهای آزادی زندگانی تنهایی را به چه قیمت  
 می فروشد که بد بخت نشود و دیگری را  
 بد بخت نکند و شهد حیات را در کام خود  
 و دیگری تلخ نه نماید \*

در این مرحله مانند بسیاری از مراحل  
 زندگانی، فرقی میان پسران و دختران نمی  
 باشد و تکلیف اخلاقی هر دو بطور تساوی است؛  
 باین مقدمه مختصر می توان به مقصد  
 نزدیک شد و گفت در این تبدیل حیات،  
 در این مرحله خطرناک، در این پرتگاه هولناک  
 زندگانی اولیای جوانان را فرض است که  
 آنها را دستگیری نمایند، از یک طرف راه  
 رستگاری را به آنها بنمایند و از دیگر طرف  
 بیخ گونه مجبوریت شامل حال ایشان نه نمایند  
 که مجبوریت جوانان و غضب حق آن ها

له (متصل بنماید) چو تاسه \* له (تکلیف) فرض \*

در این مرحله زندگانی و در این مسئله  
اجتماعی شرعاً و عقلاناً، عرفاً و عادتاً گناه  
است و به اساس قومیت و ملت، چنانچه  
گفته شد، ظل می رساند \*

و چون این مقاله مختصر برای آگاه  
نمودن پدران و پسران، مادران و دختران  
یعنی بزرگان و کوچکان نوشته می شود  
به مصلحت در این مسئله مهم به اشاره  
مختصر قناعت نموده می گذریم و می گوئیم  
که اگر به مفسده های بزرگ که در عالم  
اجتماعی مابود است بپذیرد وقت نظر  
نماییم خواهیم دید که سرچشمه آنها باز نمی  
گردد مگر به نقطه بدی تشکیل خواهد داد  
و بدی مذکور راجع نمی گردد مگر به خط و  
خطای که در موقع تبدیل زندگانی منفرد  
به زندگانی با غیر صورت پذیرد و مهم ترین  
خط و خطای مذکور سلب اختیار و حق  
جوانان است در این مقام \*

پس می بینیم که در این مسئله قابل توجه است

این است که در امور مذهبی ، در عادات و  
 رسوم نیکوئی ملی ، در آب و هوا و مکان ،  
 در احوال جسمانی و روحانی و در احتیاجات  
 زندگی خاوادگی و عقلانی اختلاف بسیار  
 میان مردم مشرق و مغرب هست و هیچ گاه  
 نمی توانند از یک دیگر تقلید و تبعیت کامل  
 نمایند .

در این صورت به ملت م لازم است  
 ( و مخصوصاً بر خاتم های محترمی که تازه  
 می خواهند در سایه ترقیات عصر حاضر خود  
 آرائی نموده قدم در عرصه آزادی بگذارند )  
 که از روی بے خبری تقلید جا پلانه نه کنند  
 و آزادی را به تبعیت نمودن از عادات و  
 رسوم آجانب تعبیر نه نمایند و بدانند که آزادی  
 و ترقی هر قوم باید در حدود احتیاجات  
 طبیعی و در دائره آداب و رسوم نیکوئی ملی  
 متناسب با احوال جسمی و روحی آن قوم  
 به اقتضای آب و هوا و آن مملکت بوده  
 باشد تا بجای نفع ضرر نرساند و بجای ترقی

نمودن تنزل ندید که اگر غیر از این باشد در  
تقلید جاہلانہ آنچه داریم از دست مے رود  
و آنچه مے طلبیم بدست نمی آید و روان  
حافظ شاد کہ گفت ے

گشت بیمار کہ چوں چشتم لؤ گرد و ترس  
شیوہ این نشدش حاصل و بیمار بماند

## سالخوردی

یا

### قسمت سوم زندگانی

پس آنچه گفته شد از حال کودکی و جوانی  
در دورہ اول و دوم زندگانی احوال دورہ سوم  
کہ نتیجہ مفدمات زشت و زیبای پیش است  
باشناسائی آن کس کہ بہ منزل گاہ سالخوردی  
مے رسد متوششہ خواندہ مے شود و ناخواندہ دانستہ  
مے گردد ۛ

انسان در این مرحله زندگی که از سی سالگی شروع می شود و در شصت سالگی به پایاں می رسد در دو دوره آنچه را که در دوره اول و دوم کشته و بکار می برد آنچه را که از نیک و بد و از خیر و شر فرا گرفته و می رسد به آنچه مقدمات آن را از پیش تدارک دیده است + آنکه از مکتب آغوش مادر نیکو در آمده در دبستان لایق کسب هنر نموده و دارایی مایکات خشنه و صفات پسندیده شده و پس از تکمیل تحصیلات علمی و عملی با مناسبت میل طبیعی به اقتضای قوه روحی و دماغی خود به مشغله با شرافتی که قابل ترقی باشد پرداخته و کار معیشت را منظم ساخته ، به علاوه همسر بخوشی بهم تن مهربانی برای تشکیل خانواده بمیل خاطر خود بدست آورده ، او و همسر مهربانش هر دو از خوش بختانند ، معنی زندگی دنیا را می فهمند - در شرکت زندگانی هر یک تکلیف خود را ادا می کنند - هر دو با هم رشته سعادت را

له (از پیش تدارک دیده است) + یعنی از پیش از آنکه تمام کرده باشد +

نگاہ مہدارندہ، ہر دو تحصیل تمول و اعتبار سے  
نمائند و از آنچہ بدست آوردہ ذخیرہ برائے  
بازماندگان سے گذارند \*

ایں دو فن باہم بخوشی زندگانی سے کنند،  
باہم ترقی سے نمایند، باہم پدر و مادر سے  
شوند، باہم اولاد سے پرورائند، باہم یادگار ہاں  
بیکو سے گذارند، در دنیا باہم پیر سے شوند و  
باہم از ایں سرے کافی سے گذرند \*

کار و نیاز را بہ حُسن علم و عمل و کسب افتخار  
و شرف ساختہ دارند و کار آخرت را بہ پرستش  
یزدان پاک و مہربانی با آفریدگان پرداختہ،  
بازماندگان ایشان برائے آہنا باقیات صالحات  
اند و نام نیک ایشان در صفحہ روزگار بہ  
شرف و افتخار باقی است۔ ایں است معنی  
سعادت ایں است حقیقت خوش بختی \*

تا رُوی دیگر سخن ناگفتہ نمائید سے خواہیم  
بگوئیم۔ آتکہ در مکتب آغوش ماور تہ بیت  
بیکو نیافتہ و قسمت دوم زندگانی را کہ دور  
بخوانی است بہ باطل گذرانیدہ، خواستہ است

آنچه را کہ بہ آں نہ رسیدہ و رسیدہ است بہ  
 آنچه نخواستہ، علی الخصوص کہ گرفتار ہمسر  
 ناموافق ناسازگارے ہم شدہ باشد، این  
 دو تن ہمیشہ دنیا را تار یک مے بینند و  
 راہ سعادت را باریک، بہ عسرت دیت  
 مے نمایند و بہ حسرت از این عالم مے روند  
 و گاہ مے شود کہ آلائش وجود آنہا قرن ہازل  
 زندگانہی قوے را مکدر و زہر رفتار شاں حیات  
 اجتماعی ملتے را مسموم مے نماید۔ این است  
 معنی تفاوت این است حقیقت بدبختی ۛ

بدیہی است زادگان این خاوندہ بہ چہ  
 طینت بہ دنیا آمدہ و بہ چہ کیفیت نشو و نما  
 مے نمایند۔ و اثرات وجود آنہا در عالم  
 اجتماعی چیست و چہ نیکو گفت سعدی در اولش  
 شاد مے

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود  
 گرچہ با آدمی بزرگ نشود



# پیری

## یا دوره چهارم زندگانی

انسان چون دوره سیم زندگانی را پیمود  
و قدم در مرحله چهارم نهاد دنیا را پشت  
سر می بیند و آخرت را پیش رو \*  
علامت های پیری از سستی قوای  
پنجگانه ظاهری و باطنی، سفید شدن مو و دیم  
افتادن رو و خمیده گشتن قامت و ناتوان  
شدن طبیعت و آثار بسیار در وجود او  
هویدا می گردد \*

روز بروز بنیان هستی او رو به زوال  
می گذارد و در این مرحله خوش بختی و بد بختی  
شدید تر از مراحل گذشته نمودار می شود \*

انسان سعادتمند یعنی آنکہ و ہستان آغوش  
 مادر را بیکوٹے نموده دورہ کودکی و جوانی و  
 سالخوردی را آنگونہ کہ باید گذرانید ، از  
 فضایل بشری بہرہ مند شدہ ، دانستی ہا را  
 در حد استعداد خویش دانستہ و رفتار کردنی ہا  
 را بقدر امکان رفتار نمودہ ، در مراحل خطرناک  
 زندگی سعادت آزادی را ادراک کردہ و آثار  
 بزرگ از خود در دنیا باقی گذارودہ ، خالوادہ  
 سعادتمندے بر خالوادہ ہائے ملت خود افزودہ  
 زادگان بالیافتے را بحمد کمال رسانیدہ و بانجگہ  
 از مہوینیت نزد خالق و خلق و وجدان و وطن  
 خود رہائیدہ در این مرحلہ دست از آکسابات عملی  
 مے کشد و بہ آکسابات روحانی و لذایذ معنوی  
 تا آخرتین نفس مداومت مے دہد \*

بہر دانایا واسطہ ذخیرہ ہائے مشروعی کہ براسے  
 این مرحلہ از زندگی تدارک نمودہ معاش خود را  
 تامینین شدہ ، آثار وجودیہ خود را در این جہاں  
 لے دانستی ہا معلوم کرینگہ این باتیں \* لے رفتار کردنی ہا ، عمل کرے لے این باتیں  
 لے ( تا بین شدہ ) قابل تسلی \*

از ہر طرف فروزاں ، و خلق را حاجتمند تجربہ ہا  
 و فکر ہائے سنجیدہ خود مے بیند و بالاخرہ آخرین  
 تائیں الخوائے ہستی خویش را در این عالم مانند  
 آتش نور رشید در ہنگام غروب کہ بر فکے ہائے  
 کوہ ہائے بلند پناہ بر فراز افکار بزرگان  
 جہاں تاباں مشاہدہ مے نماید - و آخرین نفس  
 را با رضائے خلق و خالق از او و رضایت او  
 از ہمہ ، تسلیم مے نماید ، پیکیہ خاکی را بدست  
 خاک و روان پاک تا بنالک خویش را بدست  
 دل ہائے پُر محبت ہوا خراہان خود مے سپارد  
 این است بہشت دنیا و این است سعادت  
 آہدی \*

و بچوں پہرہ دانا در مرحلہٴ پیری احتراز مے  
 کند از ہرچہ لازمہٴ عہد کودکی و جوانی است  
 از این رو تعبیر کردیم بہ پیری در پیری ، از  
 نقطہٴ نظر اخلاقی \*

اما پیر نادان مرحلہٴ چہارم زندگانی را بہ  
 جوہر بدبختی و حقیقت بے سعادت مے گذراند

لہ (آشعہ) شارع کی جمع - چک - کرن \* لہ (فکے) چوٹی \*

میگوید آنچه را که نمی کند و نمی کند آنچه را  
که میگوید، صفات رذیله که یک عمر با او  
بسر برده بر وجودش غالب، حرص و طمع  
بر او مستولی، خلق او شرّ دست و زبان او  
در آزار، نه خود از خود راضی و نه خلق و  
خالق از او - در پیری به هوس های جوانی  
می پردازد و به طبیعت کودکی بازگشت می  
نماید \*

این است معنی، جوانی در پیری، از نقطه  
نظر اخلاقی - همه کس از ویدای او بیزار همه  
کس مرگ او را خواستگار، تا برود و صفح  
رودگار را از لوث و جود خود پاک نماید \*

گناه این گونه پیران جاہل در عالم حقیقت  
به دوش آغوش مادر و دست ناقابل مربی و  
زبان بے حق معلم یا دماغ نالایق خود ایشان  
(چنانکه گفته شده) ویا، بیاده سرانی، بگردن  
رَبّ النوع شقاوت است - چه از پروردگار  
سعادت غیر از سعادت صادر نمی شود \*

از تقسیمات زندگانی باقی ماند تقسیم آخرین

یعنی، زندگانی، علمی و زندگانی عملی، از نقطہ  
 نظر تکلیفی :- اگرچہ بیان میں مطلب در  
 خلال مطالب گزشتہ آشکار شد و لے تا بہ کو  
 روشن شدہ باشد مے گوئیم قسمت اول و  
 دوم زندگانی را زندگانی علمی و قسمت سیم  
 و چہارم را زندگانی عملی مے خوانیم \*

بیجلی - دولت آبادی

# باب دوم

نظم

ماہ

اے ماہ چہ ماہی ار بگویم  
چوں تو بنود، چہ چارہ جویم  
بر روئے تو خیرہ خیرہ دیدم  
بر جملہ کواکبت عکس دیدم  
تو طمع خرابہ فقیری  
دے خورد سراے ہر امیری  
تو نوری و شیشے عالم افزون  
بر پایے منودہ تشب و روز

لے (خیرہ خیرہ) گھور گھور کر + لے (بر جملہ ۰۰۰۰ گزیم)  
میں نے تجھے سب ستاروں سے بڑھیا پایا +  
لے (در خورد) لایق + لے (مشید) نور +

بر لحظه بصورتی در آئی  
 پنهان شوی و زلف بر آئی  
 رشد تو همین سه پنج روز است  
 زان پس همه تیرگی و سوز است  
 هنگام بلال همچو ابرو  
 در پند زرخ بتان مشکو  
 از روزنه خرابه است نور  
 اندام پری نماید از دور  
 در کوه چو چنگم و ابرو است  
 پیروں گلنی ، همه جهانت  
 در دل بخیاں تاکه مه روس  
 از بام نموده طاق ابرو  
 عکس به کنایه بحر دیدم  
 پیراهن صابری در دیدم  
 از موج به موج گلر فانت  
 میرفت ، و دیده پیروانت  
 یک سلسله شمع بود در آب  
 از باد فتناده در تنگ و تاب  
 له (مشکو) ، حرم سرا ، له (تاکه) شاید

رویت چو بہ آسمان دیدم  
 این طرفہ ز غیب بر شنیدم  
 مہ بر فلک است و ماہتاب است  
 بانی ہمہ نقش یا بر آب است  
 ۱- و- طہرائی

## عذریہ تقصیرات

اے اختر کاخ و کشورِ جہم تاکے بہ خلافتِ راہِ سپاری  
 زان دور نشاط و غمِ خرم آخر چہ شود کہ یاد آری  
 بس سو کہ سفید کردی از غم کوتاہ کن این سیاہ کاری  
 روزے و وفا و مہر و ترسم این کثرتِ روشنی ز سرگزاری  
 گم نیست ز خاک ما اثر ہم  
 اے آنکہ ز بعدِ مانی پا در ملک وجود شاد و خندان  
 آباد چو بنگری و زیبا سر تا سر این سرے و پیراں  
 چوں دے نئی بکوه و صحرا آزاد تر از ہولے بستان  
 یاد آ کہ ز روزِ محنت ما ہیں حالتِ مہلک ابراں  
 بہتر شود از پدیر پسر ہم



چوں رخت سیاهی از جہاں بخت لے کو دلب عہد روشنائی  
 وہیں بخشی روزگار بشکست کرد اختیار سعد خود نمائی  
 دانش بہ سریر حکم نشست و داد ندای پادشائی  
 داتم کہ کنند نام ما پست اخلاف بہ جرم تیرہ رائی  
 تو پردہ مباحث و پردہ درہم

بشنو ز درون پردہ تامن این راہ بہ پردہ با تو گویم  
 کاروز بیایے فکر روشن این راہ چنانکہ بہت پویم  
 لے دامن کس کف ملون نے جامہ خوب درشت شویم  
 تارگ چو خیز دم ز کمن وز یادہ نفی شود سلویم  
 لہیں قصہ ترا رسد خبر ہم

چوں سبزہ دے کہ ما مدیم در گلشن و باغ زندگانی  
 از سردی باو دے ندیم در لالہ ترا دیت جوانی  
 تا نالہ بلبلان شنیدیم افسرد ریاض شادمانی  
 آو بخ کہ انہیں چیں بریدیم امید و ہواسے کامرانی  
 وہیں خار شکست در جگر ہم

گیرم کہ در نفس کشودند وہیں مرغ شکستہ پر شد آزاد

لے (ملون) داغدار لے (کمن) پوشیدہ جگہ +

لے (دے) شمس مینوں میں سے سوال مینہ یعنی آئندہ

لے (آو بخ) حرف ندہ یعنی پاسے

وز صفحہ خاطرش ز دو لہند اندیشہ بند و بیم صیاد  
یا خنجر آں بہ تیغ سودند تابشکندش بہ سمینہ فریاد  
وین نغمہ بہ پردہ ہاسرودند کز تاب و توان "کمالی" افتاد  
نہ بال دگر و ند نہ پر ہم

حاصل چہ ازیں کشودن پر یا بال شدن بہ تیغ گلنار  
دارد چہ زیان و سود دیگر خاموشی و نالہ من نار  
ایں باغ کہ خشک گشت و بے بر رو بید بجای ہر گلے خار  
شد چہرہ آسمان کھنڈر در پردہ شب بماند استخار  
کنند ز مرغ صبح سحر ہم

اے چشمہ آفتاب گلزار مارا بہ خطر در ایں سیاهی  
اے طلعت صبح پردہ بردار وز حالت ما بہر تنہائی  
اے باد بہار شو پدیدار وین بلع بکن چنانکہ خواہی  
باشد کہ در ایں چمن دگر بار گل پای نہد بہ تخت شاهی  
ابر آید و آورد گہرا ہم

ایں بارغ شود دوبارہ شاداب اے مرغاب خوش تولے مسکین  
خوش باش کہ بازے دہنتاب در بارغ بنفشہ زلف پرچیں  
رخشنده نژاد فروع منتاب آید بہ چمن دوبارہ نسرویں

لہ (زدودن) کھر چنا + لہ (آسمان) سحر کی جمع - صبح +

خوش باش کہ بازخیزد از خواب این صبح نہادہ سر بہ بالیں  
 باشد پیئے ہر شبے سحر اہم  
 مرزا حیدر علی کمالی

## جعفر خاں از فرنگ برگشتہ

(بر وضع حالات وطن خود ایراد وارد سے آورد)  
 رُخفا شرح غم و غصّۂ من گوش کیند  
 شرح حال من و وضع وطن گوش کیند  
 یاد آں روز کہ در خاکِ اروپا بودیم  
 روز و شب در ہمہ جا گرم تماشا بودیم  
 بہ رُخ ماہ رُخاں والہ و شبید ا بودیم  
 اوّل صبح ہمہ گرم توالت بودیم  
 اوّل شب بہ ہمتل ساکت و سامت بودیم  
 خوشی و عیش یہ ہرگونہ فراہم شدہ بود

لے (غصّہ) رنج ۽ لے (توالت) انگریزی ٹائیلت یعنی چہرے  
 کی صفائی اور درستگی ۽ لے (بہ ہمتل ساکت و سامت) بودیم  
 ہوٹل میں خاموش اور تھکے ہوئے بیٹھا تھا ۽

دلِ ما فارغ و آسودہ نہ ہر غم مندہ بود  
 در آرد پا نہ کسے شیخ <sup>مستعم</sup> مندہ بود  
 نہ کسے ہوچی و بیکارہ و یارو <sup>مے</sup> بود  
 نہ سگے بود و نہ آوادہ <sup>مے</sup> بود  
 وقت بیکاری خود بندہ زمان <sup>مے</sup> خواندم  
 گاہ تاریخچہ ماہ رخاں <sup>مے</sup> خواندم  
 گاہ اخبار نواز وضع جہاں <sup>مے</sup> خواندم  
 گاہ سرگرم قزایت <sup>مے</sup> قزایت خانہ  
 مے شنیدیم و مادام <sup>مے</sup> افسانہ  
 نہ کسے خوں جگر و خستہ نہر اثرات <sup>مے</sup>  
 افیا را بہ در اویش نہ بود اجماع <sup>مے</sup>  
 گرم کار آمدہ ہر کاسب <sup>مے</sup> و ہر علاقہ <sup>مے</sup>  
 اخیر فضل و ہنر داشت فوزش ہمہ وقت  
 بود در شہر بہ ہر گوشہ نمایش ہمہ وقت

لے (شیخ مستعم) دستار پوش ملا + لے (ہوچی) آوارہ گرد شخص +  
 لے (یارو) مفت خوردہ آدمی + لے (خو) کتے کے بھوکنے کی آواز +  
 لے (زمان) فرانسیسی لفظ ہے یعنی ناول + لے (قزایت خانہ) اخبارات پڑھنے  
 کا کمرہ + لے (مادام) انگریزی میڈم، خانم + لے (اثرات) رئیس شہر + لے (اجمان)  
 ظلم زیادتی + لے (کاسب) دکاندار + لے (علاقہ) موشیوں کا چارہ بیچنے والا +

باہر گرائے زہر گوشہ خبر سے آمد  
 ہر زمان و لبر ماہ رو سے زور سے آمد  
 آسمان ہم یہ نظر نوز و گر سے آمد  
 ہمہ وقت از دل و جاں خرم و خنداں بودیم  
 نہ گرفتار و کیلاں نہ وزیراں بودیم  
 حال چند است کہ من دارد طہراں شدہ ام  
 از گلستان آرد پاسوے زندان شدہ ام  
 یا کہ از ساحل امید بہ طوفاں شدہ ام  
 اندر این شہر زن و مرد سیاست بافت اند  
 ہمہ بیچارہ و بیکارہ دے حرّات اند  
 گفتہ بودند دریں شہر بود شعبدہ باز  
 از زمین سوئے ہوا سے کند اختر پرواز  
 بہر تفریح بیارند بہ بازار گراں  
 گاہ در "مسجد شاہ" معرکہ آغاز کنند  
 مرد و زن جملہ سوئے معرکہ پرواز کنند

لے (تیکرٹ) تار برقی + لے (وکیل) ایرانی پارلیمنٹ کا ممبر +  
 لے (حال چند است) اب ٹھوڑے عرصے سے +  
 لے (سیاست بافت) سیاسی جھگڑے ڈالنے والے +  
 لے (حرّات) بالونی + لے (گراں) سُوَر +

حال اینجانه گرامفون نہ سازے دایم  
 نہ یکے ٹوٹی و نہ شعبہ بانے دایم  
 بہر محبوب دل خود نہ ایانے دایم  
 ٹوٹیاں آخر از این شہر سبجا غیب شدند  
 ہمہ در زیر زمین یا بہ ہوا غیب شدند  
 حقہ بازار ہمہ سرگرم سیاست شدہ اند  
 ٹوٹیاں از دل و جاں حامی ملت شدہ اند  
 علمائے مخیر شفرہ دولت شدہ اند  
 حالت مردم این شہر فحالت دارد  
 قلبم از حالت این قوم ملالت دارد  
 رفقا دود نوزک قصد سفر با یکدیگر  
 از چین شہر و چین و ضلع ہزار ہا کرد  
 ماد موزال بہ اروپا است خیر باید کرد

لے (گرامفون) گرامفون \*

لے (ٹوٹی) ایک طاقت ہے جو بازاروں میں ساز

بجا کر بھیج سکتے ہیں \*

لے (حقہ بازار) .... شدہ اند تمام دھوکے باز شخص

پوٹیکل میدان میں اتر آئے ہیں \*

لے (ماد موزال) فرانسیسی لفظ ہے بمعنی لڑکی \*

اے حریفانِ دغل پیشہ خدا حافظ مان  
 اے ہڑبرانِ تہ پیشہ خدا حافظ مان  
 آقاے ریحان

## پندِ سودمند

اے پسرِ گر مرا سنی پیری  
 بندگی کن بہ مردم ہنری  
 بے ہنر چوں درختِ بید بود  
 با ہنر چوں درختِ بار وری  
 بایست کند و سوخت در آتش  
 چوں نہ شاخ و نہ سایہ نہ ثری  
 ذی خرد، گامِ زن زبے خردی  
 ذی خبر، راہِ جو زبے خبری

۱۔ (ہڑبرانِ تہ پیشہ) جنگل کے شکاری شیر  
 ۲۔ (گامِ زن) الگ بہٹ جا +  
 ۳۔ (راہ جو) راستہ بدل دے +

بہ ہنر آدمی شود زندہ  
 کہ ہماں مردن است بے ہنری  
 چو لہر اندودہ، نقشش گاؤ خراست  
 بے ہنر پو شد از قبایہ وری  
 خویشش را پیغمبری خو کن  
 اگر از دودہ پیام بری  
 راہ چو نہیں پدر اگر فردی  
 سخت ناخوب و آغلیست پیری  
 پیری کن مرا بہ علم و ہنر  
 تا ستم نیز من ترا پیری  
 ما سفر کردہ و جاں دیدہ  
 تو نہ رفتہ رہی و تو سفری  
 از پے ما پچہ کہ ہر کہ نکرد  
 راہروی سے نکرو راہبری  
 راہ خیرہ سراں مچو کہ زیاں  
 بینی از سرکشی و خیرہ سری

لہ (چو لہر اندودہ .... خراست) گامے اور گدھے  
 کی طائی نظمویر کی مانند ہے : لہ (چو نہیں پدر) باپ کی مانند +  
 لہ (آغلیست) بیوقوف + لہ (بہ پو) چل + لہ (خیرہ سرا) امن - بیوقوف



آدمی را پہ عقل و ہوش و خرد  
 بندگی کردہ اند دیو و پری  
 حیلہ پہ نہ راستی نمود  
 نامہ گردی بگرو حیلہ وری  
 دُو جہاں از برائے تو کردند  
 کہ تو از دُو جہاں عزیز تری  
 از دُو گیتی فزوں بود معنات  
 گرچہ بسیار خُرد و مختصری  
 ہمہ گیتی سوئے تو رہ سپر است  
 کہ تو سوئے خداے رہ سپری  
 حاجی مرزا حبیب

## تشریکِ تائیس "مجلسِ ملی"

شاد باش اسے "مجلسِ ملی" کہ بینم عنقریب  
 از تو آید وز دلت را در این ویراں طیب

لے (پہ عقل .... خرد) عقل کی وجہ سے :  
 لے (مجلسِ ملی) ایرانی پارلیمنٹ

شاد باش اے "مجلس رلی" کہ از تو چیرہ گشت  
 سوز مسجد بہر کلیسا نور فرقان بر صلیب  
 شاد باش اے "مجلس رلی" کہ باشد مر ترا  
 شرع پیشینیان و دولت حافظ و ملت نقیب  
 شاد باش اے "مجلس رلی" کہ ہستی بے گزاف  
 آسمان مہر و ماہ و زہرہ و کفۃ انخسب  
 شاد باش اے "مجلس رلی" کہ از تائید تو  
 عاشق بیچارہ شد آسودہ از جور رقیب  
 چٹم ہارا روے حوری کام ہارا عظیم شہد  
 گوش ہا را بانگ مژدھی مغز ہارا بوس طیب  
 تا تو بر پای وراہی کشور نہ رنج آشنا  
 تا تو بر جای در این سامان نہ فرساید غریب  
 کس نباشد زین سپس از جور دیوان در شکنج  
 کس نماند زین سپس از عدل سلطان بے نصیب  
 نالہ مظلوم آید تا بہ تخت شہر یار  
 حالت بیمار گردد آشکارا بر طبیب

لے (چیرہ گشت) غالب آلیا + لے (سور مسجد) مسجد کی عمارت، لے (کفۃ انخسب) +  
 بجانب شمال سرخ رنگ کا ستارہ ہے، یہ جس وقت نصف النہار پر پہنچتا ہے تو  
 دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے + لے (زور) راز کا ستارہ ہے (نہ فرساید غریب)  
 مسافر نہ لے گا + لے (دیوان) حکومت +

کودکان را کس نہ ترساند ز شکلِ ہولناک  
 عاجزان را کس نہ لرزاند ز فریادِ مُہیب  
 خارہ اندر خاک نشاند طراوت از گہر  
 غورہ اندر ناک نہ فروشد عداوت بر زہیب  
 گول را نبود رقابت با حلیم ہوشمند  
 سقلہ را نتوان عداوت با اسیل و با جنب  
 چیریلی کے تواند بعد از ایسی دیو مژید  
 پارسائی کے نماید زیں سپس شیخ مُریب  
 بسکہ ظالم را بکشت شد خونِ مظلومانِ مُصائب  
 بسکہ رُوسِ خستگان از خونِ دل آمد خنِیب  
 شاہِ مُنظَرِ وادیر گیتی خدیو کا مراں  
 آنکہ دانشِ مستطابست و خلقشِ مُستطابست  
 آنکہ نصحتش ہر سبجا جنبش کند باشد مُصائب  
 آنکہ رایش ہر سبجا تابش کند باشد مُصائب

۱۔ غورہ (کچا انگور) ۲۔ زہیب (تختک انگور) \*  
 ۳۔ گول (جاہل) ۴۔ مژید (سرکش) \*  
 ۵۔ مُریب (سود غورہ) ۶۔ مُستطاب (اعلا) \*  
 ۷۔ مُستطاب (عمدہ) ۸۔ مُصائب (گر قرار مصیبت  
 ۹۔ مُصائب (درست) صحیح \*

بر رعیت مرحمت فرمود قانون اساس  
 چون رعیت را بدل دارد چو فرزندان حبیب  
 در نفوس خصم قرین همچو نار اندر حطب  
 در قلوب خلق مهرش همچو آب اندر قلب  
 عبد این شاه را کرام الکاتبین دان حساب  
 کار این شاه را امیرالمومنین باشد حبیب  
 خسرو ایزد ترا داد است صدر کاروان  
 کاسانے کرد خواهد دولتت را عنقریب  
 کباب آمد در خرامش کرگش اد رفتار ماند  
 ببل آمد در ترم زاع افتاد از نعیت  
 اے مشیرالدوله اے دستور اعظم ایکه زاد  
 نور عقل از راء پاکت همچو آتش از لہیت  
 پیش طبع خردہ نجات هر گراں آید سبک  
 نزد فکر دور بینت هر بعید آید قریب  
 شادئی شاه خواستی و آبادئی ملکش کہ تو  
 درو ملت را طیبی راز دولت را حبیب

۱۔ (قانون اساس) قیام پارلیمنٹ کا قانون مراد ہے ۲۔ (حبیب) اکرئی ۳۔  
 ۴۔ (قلب) گواں ۵۔ (امیرالمومنین) باشد حبیب (حضرت علیؑ ہی  
 حساب کر سکتے ہیں ۶۔ (صدر) صدر اعظم ۷۔ (کرگش) گد ۸۔ (نعیت) اکسے

اے سپہدارانِ دیں بادا شما را تا ابد  
 عون حق خیر المعین و حفظ حق نعم الرقیب  
 اودیب الممالک

## گل پیش رس

ہماو شہنشاہ، یک سال، شہید  
 بنابید بر یا سمین سپید  
 نہ شستہ ہنوز از ستم دست دہے  
 نہ ابرو بر افشاند خورشید خورشے  
 گرچہ شد گلو گاہ باد شمال  
 ہواے دژم را تنکو گشت حال

لے (عون حق) امداد الہی۔ (خیر المعین) بہترین مددگار +  
 (حفظ حق) خدا کی حفاظت۔ (نعم الرقیب) حریف پر غلبہ  
 دینے والی + لے (پیش رس) وقت سے پہلے کھینے والا  
 لے (شہنشاہ) بارہواں شمسی مہینہ، دسمبر + لے (شہید) دھوپ +  
 لے (دے) جاڑا + لے (خورے) میل + لے (گرہ شد...) باد شمال، باد شمال  
 کا گلابند ہو گیا یعنی خزاں کی ہوا تھم گئی + لے (دژم) تیز ہوا +

بهد رنگ سیمرغ درین کلاه  
 به زد تیر در چشم اسفند ماه  
 گذاید برف و بتابید شید  
 بخویشید سبزه به جنید بید  
 دوده روز را پیش کاید بهار  
 فریبنده خورشید شد گرم کار  
 به دستان خورشید و ذریق سپهر  
 بهار به پدیدار شد ، خوب چهر  
 بزود برگشت تر سر از شاخ خشک  
 پراز مشک شد زلقاب بید مشک  
 دو سه روز شب گشت و شب روز شد  
 گل پیش رس ، گلشن افروز نشد  
 نگار بهار و خدیو چمن  
 گل یا سمین ز یور بهمن  
 به یک ماه ازا پیش ، کایام اوست  
 بر آمد ز مغزو بروں شد لایقست

له (سیمرغ درین کلاه) سورج به له (اسفند ماه) سردی کا همینده به  
 له (دوده روز) چند روز به له (دستان) سحر به  
 له (ذریق) فریب به له (برگ برگ) کوپل به

بہ خندید بر چہر خورشید، روز  
 بہ شب نخت پیش مہ ولفروز  
 گماں بُرد مسکین کہ خورشید و ماہ  
 بر او ہر روزند، بیگاہ گاہ  
 ندانت کایدوں نہ ہنگام دوست  
 کہ بر جاے مے زہر در جام دوست



بناگہ طبیعت بر آمد ز خواب  
 فروخت خورشید و یزد شد سحاب  
 بغزید باد از بر کوسار  
 بیفتاد ناژو و خم شد چنار  
 زمانہ خشک طبعی آغاز کرد  
 طبیعت بہ سروی معن ساز کرد  
 بیفتاد برف و میفسر و جوئے  
 سیاہ زاغ در باغ شد بذلہ گوئے

لہ (روز) یعنی بہ روز، دن سے وقت ہ لہ (کایدوں) اس وقت  
 لہ (طبیعت) نیچر ہ لہ (ناژو) چیل کا درخت ہ  
 لہ (سیاہ زاغ) سرد ملکوں میں جاڑے ہیں ایک قسم  
 کا کوا کا لے رنگ کا ہوتا ہے ہ

سراسر ہیفسُرد و پڑ مرد باغ  
 ہماں پیش رس گوہر شب چراغ  
 شک خند تازش بہ سنج لبان  
 ہیفسُرد و دشتامش اندر دباں  
 چین است پاداش زود آمدن  
 بامید باطل فرد آمدن



من آن پیش رس غنچہ تازہ ام  
 کہ ہر جا رسید است آوازہ ام  
 من آن فوگل برگ جاں خورده ام  
 بہ غفلت فریب جہاں خورده ام  
 سبک راہ صد سالہ پیمودہ ام  
 بہ بیگاہ رخسار بنمودہ ام  
 بخوں گرمی روز بشگفتہ ام  
 ز دم سردی شب بخوں خفتہ ام  
 ز بے آبی عرف پڑ مردہ ام  
 ز سرمائے عادات افسردہ ام

لہ (ز بے آبی عرف) رسم و رواج کی بے حیائی



نه بوده در ایام یک روز شاد  
نه خندیده در باغ یک باغداد  
آفتاب بهار

## ایں چرا و آل چرا

جوهر قدسی نهفته رخ در آب و گل چرا؟  
میخ روحانی به پیغ دیو و دود بسمل چرا؟  
قلب مومن عرش رحمان است و منزل گاه حق  
خیل شیطان را به ناحق ره در این منزل چرا؟  
مخفی قدس و مقام اُس و میراث شود  
صورت و هم و هوا را جا در این مخفی چرا؟  
تکلیف زن بر مسند جم تا سزاوار آهر من!  
جلوه گر در صورت حق معنی باطل چرا؟  
چون به امر حق بود اقبال و ادبار عقول  
این یکے مُدبر چرا و آن دیگر مُقتبل چرا؟  
آشنایان معانی غرقه در دریا و ما  
مانده از صورت پرستی بر لب ساحل چرا؟

آه (آهر من) شیطان + آه (مدبر) بدبخت + آه (مقتبل) کامیاب +

آه (صورت پرستی) ظاهر پرستی +

شیخ را از گفتگو چوں مطلبی حاصل نشد  
 حرف بے معنی چہرا تکرار بے حاصل چہرا  
 ناخنہ کامل نہ گشت و ساکے حاصل نشد  
 دعویٰ بیہودہ و تطویل لا طایل چہرا  
 شیخ ہادی بر جندی

## ایں چہیت و آل چہیت

اے حقیقت پرآوہ دانشور  
 سخن گویت بہ سخ و بہ خر  
 گر شناسی کہ بیچ شناسی  
 بابت گفت مرد دانشور  
 مے نہ بینی و کہ خود نمے بینی  
 باصر خویش را بہ بیچ بصر  
 بینی، و دیدہ را نہ دیدستی  
 دانی، و میست ز ہوش خبر

لے (تطویل لا طایل) بے فائدہ طول دینا

نہ بہ دانش رہت کہ دانش چہیت  
 نہ بہ فکر ت رہے کہ چہیت مگر  
 مغز چونت و چوں وہ دانش  
 عقل چونت و چوں کشاید در  
 وہ دلت این شعاع روشن چہیت  
 وز چہ نگہ صافی است و گاہ کد  
 خویش را با طراز عقل بہ سیخ  
 ریش مفروش و ریشخند مخر  
 کاکہ استایدت بہ دانائی  
 دُم گاوی فرودہ بر سر خر  
 اگر از خویش آگہی بر گوی  
 کہ گم کہ ای ، وز کجا شدی راہدہ؟  
 این فلک را کہ میستش بن و سقف  
 وین فضا را کہ نیستش سر و در

لے (باطراز عقل بہ سیخ) عقل کے قاعدے سے جانچ +  
 لے (ریش مفروش) بے عقلی نہ کر +  
 لے (کاکہ ..... دانائی) (دُم گاوی ..... بر سر خر)  
 اگر کوئی تیری دانائی کی تعریف کرے تو سمجھ لے کہ اس نے گدے  
 کے سر پر گائے کی دم لگا دی + لے (کہ ، کہ ای) کہ کیسی یعنی تو کون +

چوں برافراشتند بے تہ و بُن؟  
 چوں برافراختند بے در و سر؟  
 میں ہمہ غلٹ و اختلاف از چیت؟  
 در نثراد و نہاد نوع بشر  
 این چرا دل بداد داد و دہش؟  
 وای چرا تن بہ بوسلے داد و مگر؟  
 اُو چه خورده کہ پُر غول است چو شیر؟  
 تو چه خوردی کہ بُز دلی چوں خر؟  
 اُو ز گلخن چگونہ گلبن کرد؟  
 تو بہ گلبن چه سال زدی آذر؟  
 یادیا این سخن ندارد بُن  
 چوں نداری ہنر مدوز و مدر  
 سنج یادی بر جندی

## خوشبخت زارع

دانی از جملہ مخلوق کہ خوش بخت تر است؟  
 آنکہ آسودہ و آزادہ پر آرد <sup>نفسے</sup>

لے دلوک ہ مگر شاید اور کیا لے (پر دل) بہادر + لے (زارع) کاشتکار +

زارے مسکن او دشت و بیابان و بیخ  
 نہ چو شہری کہ کند جاے بہ سنج قفسے  
 بادل شاد و تن سالم و بازوے قوی  
 کسب روزی کند و چشم ندارد زکے  
 از ہمہ ملک جہاں مالک یک مزرعہ  
 کہ بدست آرد ازاں گندم و ماش و عدسے  
 چند فرزند بدو دادہ خداوند جہاں  
 کہ بود روشنش از دیدن ثلث دیدہ بسے  
 بر دیہ خانہ شایان و امیران جہاں  
 بہ ہمہ عمر نبود است ورا ملتے  
 قلبش از آئینہ سانی ترو ازینت پاک  
 کفر داند کہ بیازارد مور و گسے  
 نہ کسب مدعی و نہ او باکس طرف است  
 نہ ورا ترس ز دزدے و نہ بیم از عسے  
 بہ چہیں زندگئی قانع و شاکر شب و روز  
 نہ ورا در دل آرزے و نہ در سر ہوسے  
 ابو القاسم الحسینی

لے (عدس) سور + لے (نہ او) ... طرف است) نہ وہ کسی کا  
 حریت ہے + لے (عس) را کو گشت لگا کر علیا کی جبر رکھنے والا افسر +

## مرد دیندار کیست؟

خود پرستی و حق پرستی را  
 اے خرد مند فرق بسیار است  
 سخت آسان شود بلطفِ خدا  
 راہِ حق گرچہ سخت دشوار است  
 رہ نیارد بہ سوائے حضرتِ حق  
 بُرد، ہر کس کہ مردم آزار است  
 تو و خلقِ خدا اگر بیزار  
 باشی، از تو خدائے بیزار است  
 دل بدست آر تا بزرگ شوی  
 کہ بزرگی نہ دان دستار است  
 شیخِ مردم فریب یا دستار  
 چوں مستورِ گیسۂ افسار است  
 عالم بے عمل بہ نصّۃ کتاب  
 خرد بود کیشِ بدو من افسار است

لے (ستور گیسۂ افسار) بے لگام گھوڑا +

لے (یہ نصّ کتاب) آیات قرآنی کے مطابق + لے (افسار) بوجھ +

کارِ خر روز و شب بہ نادانی  
 گلِ آسفار و طئی آسفار است  
 بندہ پیر مے فروشاں باش  
 کہ ہمارے درست کردار است  
 شیخ را خونِ مالکِ دینار  
 کم بہتر و عشرتِ دینار است  
 دل بہ دینار مے فروشد، و غلق  
 بہ گما نشاں کہ مردِ دیندار است  
 مردِ دیندار کیست ؟ آنکس ، کو  
 خوب کردار و راست گفتار است

مرزا حبیب اللہ

لہ (آسفار) سفر کی جمع : لہ (ہمارہ) ہمیشہ :  
 لہ (عشر دینار) دینار کا دسواں حصہ :

## رشتہ گھر

عمرت اے خواجہ گرچہ در گذر است  
 نیک بشمر کہ چوں درست در است  
 گر درست درت عزیز بود  
 بخدا عمر ازاں عزیز تر است  
 خواجہ چوں سیم و در شمار کنند  
 عمر وے نیز در خود شمار است  
 نیچے از عمر نا شمار گذشت  
 خواجہ در فکر بیمہ و گر است  
 ایں گرا نمایہ عمر را ہر کس  
 خوار مایہ گرفت بے بہر است  
 مرد بیدار دل چنین داند  
 کہ بہ تنگینی ہمارہ در سفر است

لہ (درست در است) پہلے زمانے میں طلائی اور فقی سکول کو آدھا  
 تھائی اور چوتھائی حصوں میں کاٹ کر کام میں لاتے تھے اس لئے مکمل  
 یا سالم نیچے کو درست کہتے تھے۔ سعدی کا قول ہے ع  
 درستی دو در آستینش نہاد

لہ (خوار مایہ گرفت) کم قیمت یعنی حقیر سمجھا + لہ (ہمارہ) ہمیشہ +



دُنیا اش راہ و آخرت منزل  
 سوے منزل ہمیشہ راہ سپر است  
 نفسش گام و ساعتش فرسخ  
 ہر شب و روز منزل دگر است  
 وقت را سیب قاطع آوردند  
 کہ ز تیغ بزمہ تیز تر است  
 قطع آسمان آدمی را وقت  
 بہ مثل ہیچو صارم ذکر است  
 چہ بود فرق آدمی ز ستور ؟  
 آدمیت اگر بہ خواب و خور است  
 از خور و خواب ہر کہ آدمی است  
 آدمی شمشیر کہ گاو خر است  
 این ہمہ بار چوں بدوش کشد ؟  
 خواجہ بے خرد کہ یک نفر است  
 ولے و صد ہزار گوں تشویش  
 سرے و صد ہزار گوں حذر است

لے (درخ) پونے چار میل کا ایک فرسخ :

لے (صارم ذکر است) تیغ فولادی ہے :

در دلش هر چه بگذرد آسف است  
 بر لبش هر چه می رود اگر است  
 دل نواں کارخ لیت و لعل است این  
 سر گو کوی پو که به و مگر است  
 نه دل است اینکه حد خرابه ده است  
 نه سر است اینکه یک طویله خراست  
 این سخن خوار مایه، هست گیبه  
 که سخن میست رشته سگر است  
 من چو ابر ستم، این سخن باران  
 تو صدف باش، گوشت اره کز است  
 بنده پیر می فرو شستم  
 که گدایش گداس معتبر است  
 خواجه با آن بزرگئی دستار  
 همتش سخت خرد و مختصر است  
 نه شنید است، با همه دانش  
 این سخن کز لب پیا مبر است

له (آسف) رخ \*

لایه (پو که) شاید اور کیا + می (خوار مایه) حقیر \*

علم چوں با عمل نشد آنبار  
 بہ عمل چوں درخت بے ثمر است  
 باغبان افگند بہ سوختنش  
 ہر کجا شاخ کیش نہ بار و ر است  
 ہر کجا بارگاہ میر و وزیر  
 شیخ دایم چو حلقہ اش بہ در است  
 بس فرو بردہ لقمہ ہائے حرام  
 نشہ دعا رنش نماز را اثر است  
 حسن سبز داری

## غزل

ہر شب من و دل تا سحر در گوشہ ویرانہ ہا  
 داریم از دیوانگی بایک دگر افسانہ ہا  
 اندر شمار بیدلاں در جلوہ بے حاصلان  
 نے در حساب عاقلان نے در خور فرزندانہ ہا  
 لہ دلش دعا نہ دعایش را ، نہ اس کی دعا  
 ہیں \*

از خائیاں آوارہ ہا در دو جہاں بیکارہ ہا  
 از در دو غم بیچارہ ہا از عقل و دین بیگانہ ہا  
 از سیکنہ بردہ کینہ ہا آئینہ کردہ سببہ ہا  
 دیدہ در آل آئینہ ہا عکس زرخ جانانہ ہا  
 سنگِ ملاست خوردہ ہا از کودکاں آزرده ہا  
 تن زندہ ہا دل مردہ ہا فرزاند ہا دیوانہ ہا  
 پر پریدہ خویش از خویشین بگسیختہ از ماؤمن  
 کردہ سفر ہا در وطن اندر در دین خانہ ہا  
 نے در پیے اندیشہ ہا نے در خیال پیشہ ہا  
 چوں شیر ہا در بیشہ ہا چوں مور ہا در لالہ ہا  
 چوں گل فروزاں در چین چوں شمع سوزاں در گن  
 برگِ دشاں صد انجمن پر سوختہ پروانہ ہا  
 رختاں چو ماہ و مشتری زیں گنبد نیلوفر ی  
 تاباں چو مہر خاوری از روزن کا شمشاد ہا  
 مست از مئے میناے دل بنمادہ سرور ہاے دل  
 آوردہ از دریائے دل بیروں بسے دُر دانہ ہا

لے (از سینہ بردہ کینہ ہا) سینہ سے کینہ نکال کر ہ  
 لے (تن زندہ ہا دل مردہ ہا) جن کا تن ظاہر زندہ ہے اور  
 جنہوں نے اپنا دل دنیاوی خواہشات سے مار رکھا ہے (لے لالہ) گھو نسلاہ

گاہے ستادہ چوں کدو از مے لبالب تاگو  
گاہے نقادہ چوں سیو لب بر لب پیمانہ پا

## دیگر

ہر دم بشارت ہائے دل از ہاتھ جاں میرسد  
ہر کس کہ از جاں بگذرد آخر بجاناں میرسد  
یک دم میاں سازد و شب مردی بچو در مے طلب  
چوں جاں ز درد آمد بلب ناگاہ درماں میرسد  
راہ گر در انداز آید ترا شیب و فراز آید ترا  
چوں ترکناز آید ترا آخر بیایاں میرسد  
ایں خانہ چوں ویراں شود معمور و آباداں شود  
ایں سر چو بے سماں شود ناگاہ بہ سماں میرسد  
اندیشہ و اندوہ و غم رنج و تعب درد و اہم  
ہر یک ہند در دل قدم با حکم و فرماں میرسد  
بر دل اگر بارے بود، بار غم بارے بود  
در پا اگر خارے بود خار از گلستان میرسد  
مرزا حبیب

لے (ایں خانہ) سے مراد دل ہے (چوں ویراں شود)

جب دنیاوی خواہشات سے خالی ہو جائے +

# عزلیاتِ آقائے قرنیٰ طهرانی

ز بس از روزگارِ سخت و بختِ سست و تنگم  
 پہ سختی متصل با روزگار و بخت و در جنگم  
 دو رنگی چوں پسند آید بہ چشمِ مردمِ دنیا  
 بغیرِ خونِ دل خوردن چہ سازم من کہ یک رنگم  
 منم آن مرغِ دل خستہ ، شکستہ بال و پر بستہ  
 کہ دستِ آسمانِ دایم و اخترِ مے زندِ سنگم  
 بگو با عادت و عامی ، سپردم جاں بہ ناکامی  
 گذشتم از تلو تلو نامی ، کنون آمادہٗ منگم  
 خوشم با این تنہی دستی بلند ی جویم از پستی  
 نہ در سر شورِ دیہیم نہ بر دل ہر اورنگم



۱۔ ( یہ سختی متصل .... در جنگم متصل یعنی متواتر ) بہ سختی

۲۔ ( در جنگم ) سخت جنگ میں مشغول ہوں \*

۳۔ ( عادت و عامی ) دانا اور نادان

۴۔ ( کنون آمادہٗ منگم ) اب میں رسوائی پر مائل گیا ہوں \*

از جور چرخ کج روشن وز دست بخت واژگون  
 دارم دل و چشم عجب این جائے غم آں جوئے غول  
 دوش از تضاد و تباہی من بودیم در یک آنجن  
 کردیم از ہر در سخن او از جہاں من از جنوں  
 از اشکِ خویش دل خوشم وز آہ دل منت کشم  
 دایم در آب و آتش ہم از بروں ہم از دروں  
 سے دید اگر خسرو چو من رخسار آں شیریں دہن  
 سے کند ہچھو کوہ کن بالوکِ مہنگاں بے ستوں  
 در این طریق پر خط گم غمستہ خضر را بہر  
 اے دل تو چوں سازی دگر بے راستا بے رہنموں



چوں ز شہر آں شاہد شیریں شمایں میرود  
 در قفائش کارواں در کارواں دل میرود  
 ہچھو کن دنبال او وادی بہ وادی چشم رفت  
 پیش پیشش اشک ہم منزل بہ منزل میرود  
 دل اگر دیوانہ نبود الفتن با زلفت چیت

۱۔ ( از تضاد و تباہی ) اتفاق سے +

۲۔ ( بے ستوں ) کوہ بے ستوں +

۳۔ ( بے دل ... دگر ) ایدل اس حالت میں تو کیا کر سکا +

کے بہ پائے غولیش عاقل در سلاسل میرود  
 چوں بہ باطن در جہاں بنود وجودے غیر حق  
 حق بود آں ہم کہ در ظاہر بہ باطل میرود؟  
 یا رب این مقتول عشق از چہیست کہ راہ وفا  
 مرگفت بگرفتہ استقبال قاتل میرود؟  
 کوئے پیلہ بس خطرناک است را سنا تا بہ حشر  
 بچو مجنوں باز گردد ہر چہ عاقل میرود  
 فرخی

## تمام شد

قلام محمد کاتب پری محل لاہور



# جدید فارسی

فارسی آموزہ گھر بیٹھے جدید فارسی کی بول چال اور ان  
تحریر آسانی سے سیکھنا ہو تو فارسی آموزہ سے بہتر کوئی کتاب  
نہیں ملے گی۔ ہمیں تمام جدید الفاظ و محاورات و اصطلاح  
کو اردو میں اس خوبی سے حل کر دیا ہے کہ ہر اردو دا  
بغیر استاد کی مدد کے کتاب کو مطالعہ کر کے پو  
فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں  
نے اسے نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔  
قیمت معہ فرہنگ ایک روپیہ محصول اک علاوہ

منجھر جدید فارسی بک ڈپو

محلوہ چہل بیاباں لاہور

بکملانی ایڈیٹر پریس لاہور میں باہتمام بادشاہ الدین پرنٹری



1172  
12

191506



**MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY  
ALIGARH**

This book is due on the date last stamped. An over-due charge of one anna will be charged for each day the book is kept over time.

---

--	--	--



CALL No. { ۱۹۱۵۵۰۷ } ACC. NO. ۹۱۸  
 AUTHOR حسین علی  
 TITLE لسان العجم (۲ ج)

1915/507

Date	No.	Date	No.



# **MAULANA AZAD LIBRARY** **ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

## **RULES:—**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

